UNIVERSAL LIBRARY
OU_224971
UNIVERSAL LIBRARY

قل آمنت باللہ ثم استقم

الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ رسالہ جامع حقایق ایمان نافع اہل ایمان المسمی

عین الایمان

۱۲۸۷

تالیف نواب محمد حسن خان [illegible] خان بہادر رئیس بریلی

بسعی حسن اہتمام جناب قاضی ابراہیم و نور الدین صاحب کے

مطبع حیدری واقع بمبئی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و سپاس بیعد بلکہ بے قیاس احصای انفاس سے حق سبحانہ جل شانہٗ
کو خاص ہے کہ اُس نے ہم کو اپنی عنایت اور رحمت سے ساتھ خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا
بَنِیْ آدَمَ کے مشرف اور ممتاز اور ساتھ شرف کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کے معزز اور ممتاز
فرمایا ؎ ہر موئی بدن اگر زبان ہو ؛ کب شکر خدا بھلا بیان ہو ؛ اور صلوٰۃ نامحدود
اور تحیات نامعدود ذات بابرکات سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سزاوار ہے کہ جس نے خلائق کو ظلمات شک اور حیرت او عقبات غفلت
اور ضلالت سے بمصابیح آیات باہرات اور معجزات ساطعات کے بدار
الامان ایمان اور سرمنزل ایقان کے فائز کیا ؎ چراغ روشن از نور حق نمائی
جہان را داد از ظلمت رہائی ؛ اور برکات فراوان اور فیوضات بے پایان آل کرام
اور اصحاب عظام پر کہ باعث وجود مسعود اُن کے استحکام دین متین کا اور اعلام شریعت
مبین کا تمام عالم مین ہوا خواطر صافیہ اور ضمائر زاکیہ ارباب دانش و بینش پر پوشیدہ اور
محتجب نہ ہے کہ ہر چند یہ بندہ ہیچمدان محمد حسن رضا خان خلف محمد کامگار خان اصلاً
[illegible] نے عقائد کے نہین لکھتا لیکن بسبب تکلیف دہی بعضے احباب

[illegible]

خاص اور دوستان با اختصاص کے اور بتصور فواید انام اور منافع ہر خاص و عام کے یہہ تخفیف چاہتا ہی کہ معنی آمنت باللہ کے تا آخر زبان فصاحت بیان اردو مین کہ زبان مروج اہل اس دیار و امصار کے ہی تحریر و تسطیر کرے کہ فہم اُسکا اہل عصر پر سہل و آسان اور باعث یادگاری اس بے نام و نشان کا ہو اور جو کہ یہہ رسالہ بیان معنی ایمان مین ہی پس نام اسکا بھی عین الایمان رکھا اور سال یکہزار و دو صد و پنجاہ و نہ ہجری مقدسہ مین اتفاق تسویدان اوراق کا ہوا **نظم** غرض نقشی است کزما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائی ٭ مگر صاحبدلی روزی برحمت ٭ کند برحال این مسکین دعائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا کے کہ وہ رحمٰن اور رحیم ہی **اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ** یعنے ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کے پہلے کیفیت ایمان کی معلوم کرنا چاہئے پھر صفات ذات پاک اللہ تعالےٰ کی سمجھا چاہیے کہ نزدیک علماء سنت و جماعت کے کوئی آدمی خالی دو حال سے نہین یعنے مومن ہی یا کافر خلاف عقاید معتزلہ کے کہ نزدیک اون کے مسلمان فاسق نہ مومن ہی نہ کافر اور مومن وہ ہی کہ ایمان لاوے غیب پر اور کافر وہ ہی کہ منکر غیب کا ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنون کے حق مین فرماتا ہے **اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ** یعنی مومن و متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین غیب پر اور غیب اُسکو کہتے ہین کہ ادراک اوسکا حواس ظاہری اور باطنی سے خارج ہو مثل ذات اور صفات حق تعالیٰ کی اور فرشتے اور کتابین اور رسالت اور آخرت اور تقدیر اور بعث و نشر پس جو کوئی کہ ایمان اس پر لایا اور احکام الٰہی کو قبول کیا وہ مومن ہی اور جسنے انکار کیا وہ کافر ہی اور فرق میان مومن اور کافر کے یہہ ہی کہ مومن کے قلب

مین بسبب اقرار وحدانیت خدا اور رسالت رسول کی نور معرفت اور توحید کا آجاتا ہے
اور کافر کے دل مین باعث انکار کے ظلمت شرک اور معصیت کے چنانچہ اللہ تعالی نے
مؤمنین کے حق مین فرمایا ہے اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
یعنے اللہ دوست اُن لوگون کا ہے کہ ایمان لائے نکالتا ہے اُن کو اندھیرون سے اجیالے
کی طرف اور عند الشرع ایمان عبارت تصدیق سے اور معنے تصدیق کے یہہ ہین کہ گرویدہ
ہونا ساتھہ دین حق کے اور باور کرنا اُس شی کا ساتھہ یقین کے معلوم ہوا اور
وہ ذات وصفات حق تعالے کی ہے اور احکام اُسکے اور فرشتے اور کتابین اور رسالت
اور یوم آخرت اور تقدیر اور بعث ونشر کہ بالا ذکر اُن کا مذکور ہے اور ہر چند بنیاد ایمان
کی فقط تصدیق قلبی ہے چنانچہ فرمایا ہے خدا نے وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ
اور جب داخل ہوا ایمان دلون مین تمھارے مگر نزدیک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور جمیع
علمائے اہل سنت وجماعت کے بے اقرار زبان کے معتبر ایمان نہین یعنے اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ اقرار کرنا ساتھہ زبان کے اور صدق لانا دل سے اِلّا در صورت عذر
کے تصدیق قلبی واسطے ایمان کے کافی ہے مثلاً اگر کوئی آدمی گونگا ہو تو اقرار
اُسکا شرط ایمان کے نہین لیکن اعمال اور افعال اُسکے اگر مانند مسلمانون کے
ہین اس صورت مین وہ مؤمن ہے اور ایمان اُسکا معتبر اور اگر حرکات اور سکنات اُسکی
مثل کفار کے ہین پس وہ کافر ہے اور ایمان عاقل اور بالغ پر فرض ہے مجنون اور
نا بالغ پر فرض نہین اور دیوانہ اور طفل خردسال کفر واسلام مین تابع مذہب اور ملت
اپنے ماں باپ کے ہین یعنے اگر ماں باپ اُن کے کافر ہین تو وہ بھی کافر ہین اور اگر
ماں باپ اُن کے مسلمان ہین تو وہ بھی مسلمان ہین اور کفر واسلام اطفال صغر سن کا

موافق مذہب اُون کے باپ کے حدیث صحیح سے ثابت چنانچہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے موؤدہ کے حق مین کہ دن قیامت کے موؤدہ اور مان باپ
اُسکے داخل نار ہون گے اور موؤدہ مُراد دختران کفار عرب سے ہی کہ وہ اُن کو
بعد ولادت کے زندہ گور مین دفن کر دیتے تھے اور یہہ امر عہد جناب رسالت آب مین
بہ درجہ مروج تھا چنانچہ حق تعالی نے کلام مجید مین ذکر اُسکا فرمایا ہی وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ
سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ اور جسوقت زندہ گاڑی ہوی لڑکی سے پوچھا جاوے
کہ کس گناہ پر ماری گئی اور عند الشرع معنی ایمان اور اسلام کے ایک ہین اَلْاِیْمَانُ
وَالْاِسْلَامُ وَاحِدٌ یعنے جو مؤمن ہی وہ مسلم ہی اور ارکان ظاہری سے مراد اسلام
چنانچہ اس آیۃ شریفہ سے یہہ امر واضح ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کئے نیک اور اگرچہ واسطے مؤمن کے عمل صالح
ضرور ہی مگر اعمال نیک اور بد سبب ازدیاد و نقص ایمان کا نہین چنانچہ نزدیک
امام صاحب کے وجود ایمان کہ مراد تصدیق قلبی سے ہی نہ عمل نیک سے زیادہ ہو
نہ فعل بد سے کم اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ زیادہ ہو نہ کم اور نص شریف
سے جو زیادتی ایمان کی ثابت ہی فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا مُراد اس سے زیادتی وجود
ایمان کی نہین بلکہ مراد ازدیاد روشنی ایمان سے ہی چنانچہ فرمایا خدائی تعالی نے یہی
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنے روشنی پر روشنی ہی کہ اوسکو ہدایت کرتا ہی
بہ سبب اُس کے جس کو چاہتا اور عند الشرع زیادتی اور نقص مُراد اس سے ہی
کہ وجود اُس شی کا زیادہ ہو جاوے یا کم پس واسطے ایمان کے یہہ دونون حاصل
نہین یعنے نہ وجود اس کا زیادہ ہو نہ کم اور مثال اُسکی یہہ ہی کہ ایک آدمی نے

ایک لوہے کی ایک صورت اور ایک وزن کی دو تلوارین بنائین اور باڑہ اُسپر
کرائی کہ بہ سبب ہونے اصقل اور باڑہ کے جوہر اُسکے بدرجہ نمودار ہوئے اور صفائی
کمال آئی اور دوسری تلوار کو کسی مقام پر رکھہ دیا کہ باعث سردی زمین کے لوہا اُس کا
زنگ آلودہ ہوا اور کثافت تمام اُسپر آئی کہ اصلا لائق کار کی نرہی مگر اطلاق تلوار کا دونون
پر ہوگا اور نہ وجود اُس کا صقل اور باڑہ سے زیادہ ہوا اور نہ وجود اسکا آلودگی زنگ
سے کم اسیطرح سے سمجھا چاہئے کہ اعمال نیک سے روشنی ایمان کی زیادہ ہوتی
ہے اور فعل بد سے سیاہی قلب پر آجاتی ہے چنانچہ نزدیک علمائے دین کے
مؤمن دو قسم ہے یعنی مؤمن مطیع اور مؤمن عاصی مؤمن مطیع وہ ہے کہ جس سے
بعد قبول ایمان کے عمل نیک ظہور مین آئے اور فعل بد صادر نہوے کہ باعث اُسکے
روشنی نور ایمان کی زیادہ ہوے اور باعث مداومت حسنات کے نور ایمان کا
اوج کمال کو پہنچا اور بسبب ترقی اور فراخی کے جمیع اعضا اور قوی کو احاطہ کیا کہ صفائی
تمام قلب پر آئی اور کشف باطنی حاصل ہو اور یہہ صفت مؤمن مطیع کی ہے اور مومن عاصی وہ ہے
کہ جس سے بعد قبول ایمان کے ہرگز عمل نیک واقع نہووے اور گناہ کبیرہ او صغیرہ ظہور مین
آئے اور بہ سبب شامت گناہ اور معصیت کے قلب اُسکے پر تاریکی آئی یعنی بقول
علمائے دین کے جب کوئی مؤمن گناہ کبیرہ کرتا ہے تو باعث اُسکے فوراً نقطہ سیاہی کا
اُسکے قلب پر آجاتا ہے پس اگر بعد گناہ کے اُس نے توبہ کی وہ نقطہ سیاہی کا
اُس کے قلب سے دور ہوا اور اگر اُس نے توبہ نکی اور منفعل اپنے پر نہوا وہ نقطہ
سیاہی کا اُس کے قلب پر باقی رہا اور جب کثرت اور مداومت گناہ کبیرہ
کی ہوئی رفتہ رفتہ تمام قلب پر تاریکی گناہون کی آگئی پھر اُس کو ندامت اور شرمندگی

کردار ذمیمہ اور افعال قبیحہ سے نہ رہے چنانچہ بقول علماے دین کے مداومت گناہ صغیرہ کی
منجر بکبیرہ ہوتی ہے اور مداومت گناہ کبیرہ کی منجر بکفر لیکن مرتکب گناہ کبیرہ کا تا وقتیکہ
اُس کو گناہ سمجھ کر کرے نزدیک امام صاحب کے خارج دائرہ اسلام سے نہین
وَالْكَبِيْرَةُ لَا تُخْرِجُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْاِيْمَانِ یعنی گناہ کبیرہ نہین نکالتا بندہ
مومن کو ایمان سے پس مرتکب گناہ کبیرہ سے السلام علیک کرنا اور نماز اُسکے جنازے
کی پڑہنا اور گورستان مسلمانون مین اُسے دفن کرنا اور دعائی مغفرت واسطے اُسکے
مانگنا اور ثواب عبادت مالی اور بدنی کا اُسکو پہنچانا جائز ہے مگر جو شخص کہ گناہ
کبیرہ کو گناہ نہ سمجھے یا حلال اور مباح جانکر کرے وہ کافر ہے لیکن اُسکو کفر خفی کہتے ہین
اور کفر جلی وہ ہے کہ برملا شرک کرے مثل مشرکین کے یا منکر رسالت رسول مقبول کا ہو
مانند یہود و نصارا کے اور بقول علماے دین کے منکر کتاب اور سنت کا اور اجماع امت کا
بہ اتفاق کافر ہے اور نزدیک علما کے گناہ کبیرہ اِس قدر ہین یعنی خون ناحق کرنا اور
زنا اور لواطت کرنا اور زن پارسا کو متہم بزنا کرنا اور مال یتیم کا ناحق کھانا اور مان باپ
مسلمانون کو ایذا دینا اور کافرون سے لڑائی مین بھاگنا اور جادو کسی آدمی پر کرنا اور امر
ممنوع کو حرم شریف مین کرنا اور چوری کرنا اور شراب اور کل نشہ پینا اور گوشت
خوک کا کھانا اور گواہی جھوٹھی دینا اور بے عذر گواہی چھپانا اور روزے رمضان شریف
کے بلا عذر کھانا اور نماز نہ پڑھنا اور زکوٰۃ مال کی نہ دینا اور قسم جھوٹھی کھانا اور
قطع رحم کرنا اور کیل و وزن مین خیانت کرنا و مسلمانون سے ناحق لڑنا اور اصحاب
رسول کو برا کہنا یا اعتقاد بد نسبت اُن کے رکھنا اور مال رشوت کا لینا اور بادشاہون اور
حاکمون سے چغلی کھانا اور امر معروف اور نہی منکر کو باوجود قدرت کے ترک کرنا

اور قرآن شریف کو بعد تعلیم کے بھول جانا اور جاندار کو آگ مین جلانا اور عورت کو نافرمانی
شوہر کی کرنا اور شوہر کو زن اپنی پر ظلم کرنا اور درمیان شوہر و زن کے ناحق جدائی کرانا اور
اور اہانت عالم اور حافظ کی کرنا اور مغفرت خدا سے ناامید ہونا اور عذاب خدا سے
امین ہو جانا یہہ سب گناہ کبیرہ ہین اور سوا اُن کے جو گناہ ہی وُہ صغیرہ ہی اور نزدیک
عُلمائے دین کے ایمان باس کا غیر معتبر ہی یعنے اِیمَانُ الْبَاسِ غَیْرُ مَقْبُوْلٍ اور معنے
باس کی شدت اور عذاب ہین اور مراد شدت اور عذاب سے سکرات موت اور
معائینہ حال آخرت کا نزدیک موت کے ہی یعنی وقت نزع کے ہر ایک آدمی خواہ
مومن ہو خواہ کافر خواہ مطیع ہو خواہ عاصی مقام اپنا دوزخ اور بہشت ہین دیکھتا ہی
اور مشاہدہ عذاب و ثواب کا کرتا ہی چنانچہ آیۂ قرآنی مشاہد اس معنی کی ہی
فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ. یعنی پس جسوقت پہنچین دم تمہارے
گلون کو اور تم اسوقت دیکھتے ہوگے مقام اپنی پس اگر اسوقت کافر معاینہ عذاب کے
ایمان لاوے تو ایمان اُسکا قبول نہین بقول اکثر علما کے اگر مومن عاصی وقت مرگ
کے توبہ کری اور افعال اپنے پر نادم اور پشیمان ہو تو توبہ اُسکی قبول ہی چنانچہ فرمایا
خدا تعالی نے وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ یعنی وہ اللہ
ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور درگذر کرتا ہی برائیون سے
اور فرمایا ہی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے ناامید نہو تم رحمت سے اللہ کے تحقیق اللہ بخشتا ہی گناہ سبکے
بیشک اور بخشنے والا مہربان ہی اور جب کیفیت ایمان کی معلوم ہوئی تو اب صفت
ذات پاک حق تعالی کی دریافت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالے واجب الوجود ہی ؛؛

بلاکیف یعنی وجود اُسکا ثابت اور کیفیت اُس کے وُجود کی حاصل نہین کہ کیونکر ہی اور
کیسا ہی اور کس رنگ کا ہی اور ذات اسکے قدیم ہی اور سوائے ذات
حق تعالے کے سب حادث ہی نقل ہی کہ ایک شخص نے ایک بزرگ
سے پوچھا کہ عقل کیا شی ہی فرمایا کہ عقل وہ ہی کہ سوائے ذات خدا کے
ہر چیز کو ادراک کرے پھر پوچھا اُس نے کہ ذات خدا کی کیا ہی کہا ذات خدا کی
وہ کہ عقل مین نہ آوے کس واسطے کہ عقل حادث ہی اور ذات اللہ کی قدیم پس
حادث کو ادراک قدیم کا غیر ممکن اور اللہ تعالی وحدہ لاشریک ہی کہ نہ کوئی ہم
جنس اُسکا نہ غیر جنس اُس کا نہ ہم کفو نہ ہم پیشہ اُس کا مثل اُسکے اور خود بخود
ہی کہ نہ پیدا ہوا وہ کسی سے اور زندہ ہی اور دانا ہی اور توانا ہی اور مختار
ہی یعنے جو کچھ چاہتا ہی یا ارادہ اور اختیار کرتا ہی نہ بجبر اور اضطرار اور گویا ہی
اور شنوا ہی اور بینا ہی یعنے بولتا ہی اور سنتا ہی اور دیکھتا ہی اور
جاننے والا اُس چیز کا ہی جو ہم پر پوشیدہ اور ظاہر ہی نہ جسم ہی نہ
جوہر نہ تن ہی نہ عرض نہ مُصوّر ہی نہ مرکب یعنی نہ صفت تن کی رکھتا ہی مثل
سیاہی اور سفیدی کے نہ صورت نہ ترکیب اور نہ وہ معدود ہی کہ گنا جاوے
اور نہ محدود ہی کہ حد و نہایت رکھے نہ واسطے اُسکے جہت ہی مثل بالا
اور پائین اور پیش و پس اور چپ و راست اور نہ واسطے اُسکے مکان نہ واسطے
اُسکے زمان نہ واسطے اُسکے دن ہی نہ واسطے اُس کے رات نہ واسطے اوسکے
سال ہی نہ واسطے اوسکے ماہ یعنی یہہ سب حادث ہی اور ذات اللہ کی
قدیم جب زمانہ نہ تھا وہ موجود تھا اور جب تک زمانہ ہی وہ موجود ہی

اور جب زمانہ نہو گا وہ موجود ہوگا اور ذات اللہ کی مبرا ہی اور منزہ ہی جمیع نقص و عیوب سے اور کسیطرح کا زوال اور اختلال ذات پاک اُسکے مین نہین اور جب ثابت ہوا کہ ذات حق تعالے کی قدیم ہی تو معلوم کرنا چاہئے کہ صفات بھی اُسکی قدیم ہین لیکن ظہور بعض صفات مثل خالقی اور رزاقی وغیرہ کا حادث یعنی جب اُسنے عالم کو پیدا کیا اور رزق دیا ظہور ان صفات کا ہوا اگر حقیقت مین یہہ صفات بھی قدیم ہین کس واسطے کہ قبل حدوث عالم کے بھی علم اُسکا سب شئی پر محیط تھا اور جب کہ عالم کو پیدا کیا علم اُسکا جزو اور کل پر محیط ہی اور جب عالم فنا ہو جاوے گا علم اُسکا محیط رہے گا اور بقول علمائے دین کے صفات حق تعالے کی نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات ہین اور تمام عالم ظہور اُسکی صفات کا ہی اور نزدیک علمائے محققین کے دیکھنا حق تعالی کا دُنیا مین بینائی چشم سے ساتھہ کیفیت کے غیر ممکن مگر عالم منام مین بصارت قلبی سے دیکھنا خدا تعالے کا جائز ہی بلاکیفیت اُسکی بھی حاصل نہین چنانچہ امام احمد حنبل سے منقول ہی کہ دیکھا مین نے اللہ کو خواب مین اور پوچھا مین نے کہ خداوندا افضل عبادات نزدیک تیرے کیا ہی فرمایا کہ تلاوت قران شریف کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہی کہ دیکھا مین نے سو مرتبہ خدائی تعالے کو خواب مین اور بقول ابن سیرین کہ وہ اکابر تابعین اور قدوہ علمائے تعبیر خواب سے ہین جو کوئی اللہ تعالی کو خواب مین دیکھے گا داخل ہوگا وہ بہشت مین اور دنیا مین اندوہ وغم سے نجات اُسکو حاصل ہوگی لیکن بہ اعتقاد اکثر علمائے دین کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین انہین آنکھون سے حق تعالی کو دیکھا اور بقول بعض کے وہ بھی

مثل خواب کے بھی اَور نزدیک بعض کے روح شریف نے معاینہ عالم ملکوت کا فرمایا اور سوا اوسکے اقوال مختلف مقصد معراج ہین وُہ عبارت دیکھنے حق تعالے کے سے ہی بہت ہین لیکن بہر تقدیر سوائے رسول مقبول کے دیکھنا کسی کا حق تعالی کو بصارت چشم سے دنیا مین جائز نہین اَور اگر کوئی شخص دعوی اِس امر کا کرے کہ مین نے دنیا مین حق تعالی کو دیکھا دعوے اُس کا باطل اَور اصلاً قول اُس کا لائق اعتبار کے نہین مگر مسلمان دن قیامت کے اللہ تعالے کو بصارت چشم سے دیکھین گے اور کیفیت اُسکے ذات کی معلوم کرین گے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ یعنی تحقیق تم جلد دیکھوگے رب اپنے کو دن قیامت کے جیسا کہ دیکھتے ہو تم چودھوین رات کے چاند کو پس معلوم کرنا چاہئے کہ عالم آخرت محل ظہور حقیقت کا ہی یعنی جو کچھ کہ آج پوشیدہ ہی کل کو ظاہر ہوگا لیکن مسلمانون کو یقین کامل اور اعتقاد واثق چاہئے کہ جو شارع نے خبر دی ہی وہ سب راست اور درست ہی اور بقول علمائے محققین کے بہشت مین جنات کو دیدار خدا کا نہوگا کس واسطے کہ وہ داخل بہشت نہ ہون گے اور عورتون کو بطور دربار عام کے گاہے گاہے دیدار اللہ تعالی کا میسر آوے گا جیسے کہ عوام کو روز عید کے دربار بادشاہ کا حاصل ہوتا ہی اور فرشتون مین سوائے حضرت جبرئیل کے اختلاف ہی نزدیک بعض علما کے اون کو بہشت مین دیدار ہوگا اور بقول بعض کے نہین اور یہہ نعمت دیدار کی بعد داخل ہونے جنت کے ہی والا موقف مین وقت حساب کے ہر ایک کافر او مُشرک بھی خدائے تعالی کو دیکھے گا گر وہ صفت قہر اور جلال کی ہوگی اور بہشت

مین شان رحمت کمال کی اللہ تعالیٰ کے نو۹۹ نہ نام ہین کہ علمائے دین نے
قران مجید اور حدیث شریف سے فراہم اور جمع کئے ہین چنانچہ حدیث صحیح بھی مؤید اس
معنی کی ہی اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَةً وَتِسْعُوْنَ اَسْمَاءً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنے
تحقیق واسطے اللہ کے نو و نہ نام ہین جو کوئی یاد رکھے اُن کو داخل ہو بہشت مین اور سوائے
ان اسمائے معظم و مکرم کے اور اسمائے بھی حق تعالےٰ کے کتب اور صحائف ماتقدم
مین بہت ہین کہ علم اُن اسما کا حاصل نہین اور معنے اونکے غیر معلوم اور جو نام اللہ تعالیٰ
کی زبان زد کافرون کے ہین عند الشرع وہ تام مسلمانون کو لینا ناجایز بلکہ راجع بکفر یا
تبدیل اللہ تعالیٰ کا کرکے بطور دیگر تادیل کرنا ہرچند کہ معنے ایک ہون جائز نہین بلکہ
ممنوع ہی یعنی مثلاً نام اللہ کا شافی ہی بجائے اُسکے طبیب کھنا یا نام اللہ تعالیٰ
کا جواد ہی بجائے اُسکے سخی کھنا یا نام اللہ تعالیٰ کا عالم ہی بجائے اُسکے
عاقل کھنا اور علیٰ ہذا القیاس اسی طور سے تغیر کسی نام کا کرنا ممنوع ہی اور اکثر فریق
اس عالم مین قائل ذات اور صفات حق تعالےٰ کے نہین **اوّل** دہریہ کہ وہ منکر ذات
اور صفات اللہ تعالیٰ کے ہین یعنی اللہ تعالےٰ کو صانع عالم کا نہین جانتے **دوسرے**
فلاسفہ کہ وہ منکر صفات حق تعالےٰ کے ہین یعنی باعتقاد اُن کے اللہ تعالیٰ صانع عالم
کا ہی مگر صفت نہین رکھتا اور یہی مذہب باطل ہنود مردود کا ہی **تیسرے**
ثنویہ کہ نزدیک اُن کے چند صانع عالم کے ہین اور ایک صانع کفایت تمام عالم کو نہین
کرتا **چوتھے** گمراہان اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مانند اور مخلوق کے
جانتے ہین اور یہ اعتقاد باطل یہود کے عزیر بیٹا خدا کا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر پڑھے
اُن کو توراۃ شریف تعلیم فرمائی اور بعد موت کے پھر زندہ کیا چنانچہ حق تعالےٰ اس

عقیدہ باطلہ سے خبر دیتا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ اور نصارا کہتے ہین کہ
عیسے بیٹا خدا کا ہی کہ اللہ تعالی نے بے باپ کے اُنکو پیدا کیا اور قبل ایام نطق کے
اُنھون نے کلام کیا چنانچہ اللہ تعالے اعقیدہ فاسدہ اُنکے سے بھی خبر دیتا ہی
وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللهِ پانچوین مجوسی کہ وہ اہرمن کو کہ وہ مراد شیطان
سے ہی یا کسی اور سے قوت اور تاثیر اور ایجاد مین ہمسر خدائی تعالے کا جانتے ہین
یعنی یہ اعتقاد اُنکے اشیائی ظلمانی اور موذیات اور شر و فساد عالم کا پیدا کیا ہوا
اہرمن کا ہی اور یہ اعتقاد باطل اُنکے ہمیشہ درمیان لشکر یزدان اور اہرمن کے منازعت
اور لڑائی ہوتی ہی اگر لشکر یزدان غالب آتا ہی تو بیشتر عالم مین خیر اور برکت واقع
ہوتی ہی اور اگر جنود اہرمن غالب آتا ہی تو عالم مین شر او فساد ہوتا ہی ؛
چھٹے فرقہ مسلمانون مین معتزلہ کہ وہ منکر علم خدای تعالی کے ہین یعنی یہ اعتقاد فاسد
اُنکے اللہ تعالی کو علم کلیات کا ہی جزئیات کا نہین پس یہہ بھی عقیدہ باطلہ مین
شامل اُنھین گروہ گمراہون کے ہین اور سوا اُنکے اور اہل مذہب بھی ایسا ہی کچھ اعتقاد
باطل نسبت ذات اور صفات خدائی تعالی کے رکھتے ہین پس یہہ اور وہ سب مردود
ہین اور اللہ تعالی ان سب عیبون سے پاک ہی چنانچہ فرمایا خدا نے قُلْ
هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی کہہ کہ اللہ ایک ہی
اور اللہ بے نیاز ہی نہ پیدا ہوا کسی سے اور نہ پیدا ہوا کوئی اُس سے اور نہین اُسکا
ہم جنس کوئی پس مسلمانون کو چاہیے کہ اعتقاد اپنی نسبت ذات اور صفات حق تعالے
کے بموجب شرع شریف کے رکھین اور عقائد فاسدہ سے دور بھاگین وَمَلٰئِكَتِهٖ اور ایمان
لایا مین فرشتون پر کہ وہ مخلوق اللہ تعالی کی ہین اور جسم اونکے لطیف اور نورانی

یعنی جیسے کہ انسان خاک سے پیدا ہوا اور جنات آگ سے ویسے ہی فرشتے نور سے
اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسی قدرت دی ہی کہ جس صورت اور شکل مین چاہتے
ہین ہو جاتے ہین اور جو لباس اور پوشاک چاہتے ہین پہن لیتے ہین اور فرشتے نہ عورت
ہین نہ مرد یعنی یہہ دو خواص اُن مین نہین اور نہ لڑکے ہین نہ جوان نہ بوڈھے یعنی تغیر و تبدیل
سن و سال کا اُن کو نہین اور وہ ان صفات سے خارج ہین اور ایک حالت پر ہین
یعنی جیسے پیدا ہوئے ویسے ہی ہین اور سلسلہ پیدائش کا بھی اُن سے جاری نہین یعنی
وہ مثل انسان کے پیدا نہین ہوتے اور کھانے اور پینے سے بری ہین یعنی نہ کچھہ کھاتے
ہین نہ پیتے ہین بلکہ غذا اونکی تسبیح حق تعالیٰ کی ہی اور آسمان پر بھی ہین اور زمین
پر بھی رہتے ہین اور جس شی پر متعین ہین حفاظت اُس کی کرتے ہین اور جس
کام پر مامور ہین بلا کم و بیش اُسکو بجا لاتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ہر ایک
آدمی کے ساتھہ کئی کئی فرشتے موکل ہین بعض واسطے لکھنے اعمال کے اور اکثر بنا بر حفاظت
کے شیاطین اور جنات اور دیگر آفات و بلیّات سے چنانچہ فرمایا خدائی تعالیٰ نے
وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ یعنی تم پر نگھبان ہین
فرشتے بزرگ لکھنے والے جانتے ہین جو کچھہ تم کرتے ہو اور نزدیک بعض علما کے
کراماً کاتبین دو فرشتے ہین کہ بالائے کتف یا قریب مُنہہ انسان کے رہتے ہین اور
شب و روز مین جو فعل کہ انسان کرتا ہی وہ اُس کو لکھتے ہین اور بقول بعض علما کے
کراماً کاتبین چار فرشتے ہین دو اُن مین سے دن کو جو اعمال کہ انسان کرتا ہی اُن
کو لکھتے ہین اور دو شب کو تحریر اعمال انسان کی کرتے ہین حدیث صحیحہ مین وارد ہی
کہ اگر انسان سے نیکی ہوتی ہی تو مقابل دس نیکی لکھتے ہین اور اگر انسان قصد نیکی

کا کرے ہر چند کہ وہ بہ سبب موانع کے ظہور مین نہ آوے تاہم ایک نیکی لکھتے ہین اور
اور جب کہ بندہ گناہ کرتا ہی تو چھہ ساعت تک بہ انتظار توبہ کے اُس بدی کو تحریر
نہین کرتے اگر اُس نے استغفار اُس گناہ اور معصیت سے کی بہتر وِالّا بعد چھہ ساعت
کے اُسکو لکھہ لیتے ہین اور جبکہ وہ اعمال نیک و بد ہر آدمی کے جناب کبریائی مین لیجاتے
ہین حکم ہوتا ہی کہ لوح محفوظ سے مقابل کرو کہ اُس مین بھی یہہ اعمال بندہ کے تحریر ہین واللہ
اعلم بالصواب اور زمین پر کوئی جگہہ خالی فرشتون سے نہین ہر مکان پر فرشتے موجود
ہین اور آسمان پر ایسا کوئی مقام نہین کہ فرشتے نہون اور ہر ایک عبادت حق
تعالیٰ کی کرتا ہی یعنی کوئی سجدہ مین ہی اور کوئی رکوع مین اور اکثر تسبیح پڑھتے
ہین اور حمد و ثنائی حق تعالیٰ کی کرتے ہین کہ بیان اُن کی تسبیح کا کتب احادیث
مین مسطور ہی اور ثابت ہی کہ فرشتے آسمان پر آواز کرتے ہین اور بولتے ہین اور
فرشتون کے بازو ہین لیکن حقیقت اور کیفیت اُن کے بازؤن کی معلوم نہین چنانچہ
فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے جبریل علیہ السلام کو چھہ
سو بازو اور پر کے ساتھہ اور مخلوق فرشتون کی جمیع مخلوقات سے زیادہ ہی
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمام مخلوق دس جز پر تقسیم ہی نو جز
فرشتے ہین اور ایک جز تمام مخلوق اور سب فرشتون مین چار فرشتے زیادہ تر مقرب
ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو جمیع فرشتون پر فضیلت دی ہی اور اعظم امور عالم کے
اُن کو تفویض فرمائے اوّل جبرئیل علیہ السلام کہ تعلیم کرنا احکام خدا کا اور پہنچانا وحی کا
انبیائی علیہ السلام کو تعلق اُن سے ہی دوسرے میکائیل علیہ السلام کہ مخلوق
کو بہ موجب حکم خدا کے رزق پہنچاتے ہین اور مینہہ برساتے ہین تیسرے

اسرافیل علیہ السلام کہ صور مُنہہ مین لئے بیٹھے ہین دن قیامت کو پھونکین گے
چوتھے عزرائیل علیہ السلام کہ روح انسان کی قبض کرتے ہین اور علماے دین کو درمیان
فضیلت اور ترجیح ان چارون فرشتون کے خلاف ہی نزدیک بعض کے جبرئیل
افضل ہین اور بقول بعض کے چارون مرتبہ مین مساوی اور برابر ہین اور بقول عبداللہ
ابن عباس کے نام چارون فرشتون کا عبداللہ ہی یعنی زبان مین لفظ ئیل بمعنی
بندہ کے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نام اسرافیل کا عبدالرحمن ہی اور باقی
کا عبداللہ اور بعد ان چار فرشتون کے رتبے مین فرشتگان حامل عرش معلی کے
سب فرشتون سے ممتاز ہین اور بعد اُن کے ہر ایک موافق خدمت اور مراتب کے
فضیلت اور شرف رکھتا ہی اور نزدیک جمہور سنت و جماعت کے فرشتے
معصوم ہین یعنی اُن سے نافرمانی خدای تعالی کی مثل جن اور انس کے نہین ہوتی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنے
نافرمانی نہین کرتے اللہ کی اُس چیز مین کہ حکم ہوا اُن کو اور کرتے ہین جو کچھ حکم ہوتا ہی
اور اکثر آدمی کہ فرشتون کو غیر معصوم جانتے ہین اور واسطے گنہ گاری اُن کے یہہ دلیل
لاتے ہین کہ جسوقت فرمایا حق تعالی نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنے مین پیدا
کرتا ہون زمین مین ایک نائب فرشتون نے ازراہ اعتراض کے کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ
یُّفْسِدُ فِیْهَا کیا پیدا کرے گا تو زمین مین ایسے کو کہ خرابی ڈالے اُس مین پس بہ سبب
اس اعتراض اور گستاخی کے گنہ گار ہوئے لیکن حقیقت مین یہہ قول فرشتونکا
بطور اعتراض کے نہین بلکہ بطریق طلب فائدہ اور دریافت حکمت کے تھا یعنی جیسے
کہ شاگرد استاد سے فائدہ حاصل کرتا ہی پس البتہ اس بیان سے بے علمی فرشتون

کی ثابت کہ حکم کا اُنکو نہین مگر معصیت اُن کی ثابت نہین چنانچہ اِس آیات سے صاف واضح ہی کہ جب فرمایا خدا نے اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرشتون نے اقرار بے علمی اپنی کا کیا اور کہا لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنی علم نہین ہم کو مگر جو کچھہ تو نے سکھایا ہمکو بے شک تو ہی ہی جاننے والا صاحب حکمت کا اور بعضے یہہ دلیل غیر معصومیت فرشتون پر بیان کرتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے واسطے سجدہ آدم علیہ السلام کے حکم فرمایا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی جس وقت کہا ہم نے فرشتون کو کہ سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ مانا اور غرور کیا اور ہوا کافرون سے حالانکہ ابلیس بھی مخلوق فرشتون سے تھا اُس نے سجدہ نہ کیا اور وہ کافر ہوا پس عصیان فرشتون کا ثابت سمجھا چاہئے کہ ابلیس فرشتہ نہ تھا بلکہ جن تھا اور فرشتے پیدایش نور کی ہین اور جنات پیدایش آگ کے چنانچہ اس آیت سے صاف واضح ہی کہ کہا ابلیس نے خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ یعنی پیدا کیا تو نے مجھہ کو آگ سے اور پیدا کیا اُس کو تو نے مٹی سے مگر اِس حکم مین تابع فرشتون کا تھا جب اُس نے نافرمانی کی کافر ہوا اور بعض گُنہ گاری فرشتون پر یہہ دلیل ہی کہ جب ہاروت وماروت دنیا مین آئے زہرہ دختر بادشاہ پر کہ بدرجہ خوب صورت اور بکمال صاحب جمال تھی عاشق و فریفتہ ہوئے اور معصیت اُن سے ظہور مین آئی کہ بہ مکافات اُس جرم کے چاہ بابل مین مقید او محبوس ہوئے اور طوق اور زنجیر آتشین اُن کے گردن اور پاؤن مین پڑے ہین تا قیامت اسی تعذیب مین رہین گے پس گُنہ گار ہونا فرشتون کا ثابت جانا چاہئے کہ اطلاق معصومیت کا فرشتون پر یہہ اعتبار

وحی کا حضرت پر ہوا چنانچہ ہونا قرآن شریف کا اول لوح محفوظ پر آیت قرآن سے ثابت
ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بلکہ وہ قرآن بزرگوار ہی لکھا ہوا لوح محفوظ
مین بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لوح محفوظ تختی ہے مروارید سپید کی طول اسکا
بہ مسافت آسمان و زمین کے اور عرض اُس کا بقدر مابین مشرق اور مغرب کے ہی
اور سر اُس کا ساتھ عرش برین کے معلق اور پائین اُس کا فرشتون کے بغل مین
ہی اور وہ فرشتے بجانب راست عرش معلی کے کھڑے ہین اور اُس پر یہہ کلام پاک
قلم نور سے لکھا ہی اور بہ اتفاق سبکے رسول مقبول ہمارے ماہ ربیع الاول مین مبعوث
ہوئے اور اُس شب کو حضرت غار حرا مین تشریف رکھتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام
غار مذکور مین حضرت کے پاس آئے اور پانچ آیتین یعنی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ
سے تا الم یعلم حضرت کو تعلیم فرمائین اور اول جمیع آیات سے بہ اعتقاد سبکے
اقرا باسم ربک الذی ہی کہ غار حرا مین نازل ہوئی اور آخر جملہ آیات بابرکات سے
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ہی کہ حجۃ الوداع مین حضرت پر آئی اور جملہ وحی تین قسم ہی
قسم اوّل وہ ہی کہ حکم اُسکا ناسخ اور تلاوت مین واجب **قسم دوم**
وہ ہی کہ حکم جسکا منسوخ اور تلاوت جسکی واجب مثل آیات مصابرہ اور آیات
عدت وغیرہ کے اور آیات منسوخہ مین علما کو اختلاف ہی نزدیک بعض کے
کم ہین اور بقول بعض کے زیادہ مگر واسطے حکم منسوخ کے حکم ناسخ ضرور ہی **قسم
سیوم** وہ ہی کہ حکم اُس کا ناسخ اور تلاوت اُن کے غیر واجب اور اُن کو
منسوخ التلاوت کہتے ہین لیکن نشان اُن آیات کا کتب فقہ مین پایا جاتا ہی مثل آیۃ
اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اور مانند آیہ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّهٗ كُفْرٌ بِكُمْ اور مثل آیت

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا کَبِیْرًا اور سوا اُن کے بہت ہیں اور بقول عبد اللہ بن
۶۶۶۶
عباس رضی اللہ عنہ کے جملہ آیات قرآن شریف کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں
۳۲۳۶۷۱
اور ایک سو تیرہ سورت اور چودہ سجدہ فرض اور واجب اور تین لاکھ تیئیس ہزار چھ
سو اکہتر حرف ہیں واللہ اعلم بالصواب اور اسمائی شریف قرآن مجید کے اس قدر
ہیں اوّل قرآن کہ فرمایا خدا نے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ
دوم فرقان تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ سیوم تذکرہ وَاِنَّهٗ لَتَذْکِرَةٌ
چہارم ذکری وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ پنجم ذکر وَاِنَّهٗ
لَذِکْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ششم احسن الحدیث اللہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ
ہفتم موعظہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ہشتم حکم
وَکَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُکْمًا عَرَبِیًّا نہم حکمت حِکْمَةٌۢ بَالِغَةٌ دہم حکیم
یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ یازدہم محکم کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ دوازدہم
شفا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ سیزدہم رحمت وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
چہاردہم ہدی هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ پانزدہم صراط مستقیم اِنَّ هٰذَا صِرَاطًا
مُسْتَقِیْمًا شانزدہم حبل اللہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ ہفدہم روح وَکَذٰلِكَ
اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ہژدہم قصص الحق هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ نوزدہم
بیان هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ بستم تبیان وَتِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ بست و یکم
مبین وَقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ بست و دوم بصائر هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ
بست و سیوم قول فصل وَاِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ بست و چہارم
نجوم فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ بست و پنجم مثانی مَثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ

یخشون ربہم بست و ششم برہان قد جاءکم برہان من ربکم
بست و ہفتم و بست و ہشتم بشیر اور نذیر قرآنا عربیا لقوم یعلمون
بشیرا و نذیرا بست و نہم مصدق مصدق لما بین یدیہ سیم مہیمن من
الکتب و مہیمنا علیہ سی و یکم نور واتبعوا النور الذی انزل معہ سی
و دوم حق یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم سی و سوم عزیز
وانہ لکتب عزیز سی و چہارم کریم انہ لقول رسول کریم سی و پنجم
عظیم ولقد اتینٰک سبعا من المثانی والقرآن العظیم سی و ششم مبارک
کتاب انزلنٰہ الیک مبارک سی و ہفتم نعمت واما بنعمۃ
ربک فحدث سی و ہشتم کتاب ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ

اور یہہ سب اسما آیات قرآن سے ثابت ہین اور احیانات و الا صفات جناب رسالت مآب کے قرآن شریف متفرق تھا عہد خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بصلاح اکابر صحابہ کے جمع کیا اور سوا حضرت عثمان کے اور لوگون نے بھی جمع کیا تھا مگر اتفاق جمہور صحابہ کرام کا اسپر ہوا اور بعض صحابہ نے گواہی دی کہ رسول مقبول نے قرب زمانہ انتقال کے حضرت جبرئیل کے ساتھہ اسی ترتیب سے پڑھا تھا اور سب کو اتفاق ہی کہ لوح محفوظ پر بھی اسی ترتیب سے لکھا ہی اور اعراب یعنی زیر و زبر قرآن شریف کے عہد سلطنت عمر بن عبد العزیز مین تحریر ہوئے اور واسطے صحت اور تعلیم کے ہفت قرا مقرر ہوئے یعنی امام ابن کثیر مکہ شریف مین اور امام ابو نافع مدینہ طیبہ مین اور امام ابو عمر بصرہ مین اور امام ابن عامر شام مین اور امام عاصم اور امام حمزہ اور کسائی کوفہ مین پس اُن سات امام قاریون نے ہفت قراءت مقرر کی

اور

اور قرآن مجید اُن قرأت کے ساتھ لوگون کو تعلیم فرمایا اور بقول علماء دین کے یہہ سب
جائز ہین اور اختلاف اِن قرأت کا مثل اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور اِهْدِنَا الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
اور اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اور اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اور مَالِكِ اور مَلِكِ اور مَلَّاكِ
اور سوا اُن کے جو قرآن مین وارد ہی صحیح اور معتبر کس واسطے کہ یہہ سب الفاظ کہ مختلف
القرأت ہین روبروئی رسول مقبول کے پڑھے گئے اور جناب نے بہ سبب تخالف لفظ
اور اتفاق معنی کے کہ زبان نودان آدمیون کے تھے جائز رکھے پس پڑھنا اُن سب قرأت کا
جائز ہی مگر جس ملک مین کہ لوگ واقف اُس قرأت سے نہون اُس مقام پر
پڑھنا اُس قرأت کا نہ چاہئے چنانچہ اکثر اِس دیار و امصار مین قرأت حفص کی مشہور
ہی اور باعث شہرت اس قرأت کا یہہ ہی کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شاگرد امام
عاصم کے تھے اور یہہ قرأت بروایت حفص کے امام عاصم سے ہی اور سوائے اُن
سات قرأت کے کہ اُس پر اجماع ہی کوئی اور الفاظ داخل کرنا قرآن مجید مین گو معنی اُس کی
عبارت قرآن شریف سے مخالف نہون جائز نہین بلکہ کفر ہی مثلاً قرأت حفص مین صراط
المستقیم ہی اور قرأت دوسری مین طریق المستقیم پس اگر کوئی شخص سبیل المستقیم
پڑھے حال آنکہ وہ بھی معنی راہ کے ہین مگر یہہ امر خالی کفر سے نہین اور علی ہذا القیاس اِسطرح
تغیر اور تبدیل الفاظ کا کر کے پڑھنا ناجائز اور تاویلات بیجا بھی قرآن مجید مین کرنا ممنوع
ہی یا معنی حق کو چھپا کر واسطے اپنے مطلب کے معنے دیگر بیان کرنا خالی کفر و معصیت سے
نہین ہی اور یہہ شیوہ ناستودہ اور طریقہ بیہودہ فریق خارجی اور رافضی اور معتزلہ اور وہابی
اور قدریہ اور ملاحدہ وغیرہ کا ہی یعنے یہہ گروہ دیدہ و دانستہ معنی حق کو پوشیدہ
کر کے مثل یہود و نصاریٰ کے موافق اپنے مطلب کے معنے بیان کرتے ہین یعنی جیسے کہ یہود

اور نصاری آیات باہرات تورات اور انجیل کو کہ فضائل اور شرائف اور اثبات
نبوت جناب رسول مقبول مین تھین چھپاتے اور پوشیدہ کرتے تھے ویسے ہی
خارجی اُن آیات بابرکات قرآن مجید کو کہ شان مین جناب علی مرتضیٰ اور سیدۃ
النسا فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا کے ہین دیدہ و دانستہ اُن کو چھپاتے
ہین اور رافضی آیات باکرامات کہ شان مین حضرت عائیشہ صدیقہ اور خلفای راشدین
کے ہین اُن کو پوشیدہ کرتے ہین اور بقول علماء دین کے حالت جنب مین چھونا قرآن
مجید کا جائز نہین چنانچہ فرمایا خدائی تعالی نے لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنے نہ ہاتھہ لگاؤ قرآن
مجید کو جب تک پاک نہو مگر طہارت مین اختلاف ہی نزدیک بعض کے مراد جنب
سے ہی اور بقول بعض کے بے وضو بھی مس کرنا قرآن مجید کا ناجائز مگر چھونا تفسیر کا
غیر طہارت مین جائز ہی اور حافظ کو یاد پر پڑھنا بھی جائز لیکن درصورت قدرت کے
ترک اُس کا بھی مناسب کسواسطے کہ یہہ کلام پاک ہی اور بہ موجب حدیث شریف
کے نظر کرنا اُس پر عبادت ہی چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظْرُ
اِلَی الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ حق تعالی جمیع اہل اسلام کو توفیق تلاوت اور بجا آوری قرآن
مجید کی موافق شرع شریف کے عنایت کری اور افعال قبیحہ اور اعمال ذمیمہ سے بچاوے
آمین یارب العالمین وَرُسُلِهٖ اور ایمان لایا مین ساتھہ رسولون اُسکے کے
کہ مبعوث کیا اُن کو اللہ تعالی نے واسطے تبلیغ احکام کے ہر چند تعداد اور تعین انبیا علیہم السلام
کا قرآن مجید سے غیر معلوم چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ یعنے پیغمبرون مین سے بعضون کا قصہ بیان کیا ہم نے تجھہ پر
اور اُن مین بعضون کا نہین بیان کیا ہی یعنے قصہ تجھہ پر مگر حدیث شریف مین آیا ہی کہ

کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبر ہین کہ بعض اُن مین مرسل اور بعض الوالعزم ہین اور اون جمیع
انبیا علیہم السلام مرتبہ ولایت سے مشرف ہوتے ہین اور ولایت اُن کی افضل ہی
اُن کی نبوت سے بہ حکم وَلَایَۃُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ لیکن غیر نبی کے ولایت افضل درجہ
نبوت سے نہین اور نبی وُہ ہی کہ اللہ تعالی جس پر وحی نازل کرے اور مبعوث کرے
اُس کو واسطے ہدایت خلق کے اور جس کو حُکم تبلیغ وحی کا پہنچا وُہ نبی مرسل ہی اور جسکو
حکم جہاد کا نازل ہوا وُہ مرسل اُولوالعزم ہی چنانچہ قول ربانی شاہد اس معنے کا ہی وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلَاغُ اور ذمہ رسول کا نہین ہی مگر پہنچا دینا احکام خدا کے پس واسطے نبی کے ہونا مرسل کا
ضرور نہین اور واسطے مرسل کے ہونا اولوالعزم کا لیکن واسطے مرسل کے ہونا نبی کا اور واسطے
اولوالعزم کے ہونا مرسل کا ضرور ہی اور بقول علماء کے واسطے نبوت کے کچھہ خصوصیت
مرد وزن کی نہین مگر ہونا انسان کا ضرور ہی چنانچہ نزدیک اکثرون کے حضرت حوّا
اور حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ ازواج ابراہیم علیہ السلام کی اور یوخائدہ مادر موسیٰ
علیہ السّلام کی اور آسیہ زوجہ فرعون کی اور حضرت مریم مادر عیسی علیہ السّلام کی مرتبہ
نبوّت سے ممتاز ہین اور اللہ تعالی نے وحی اُن پر نازل کی اور بقول اکثر علما کے نبوت
خاص واسطے مردون کے ہی چنانچہ فرمایا خدائی تعالی نے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ اور نہین بھیجا ہم نے پہلے تجھہ سے کوئی سوا مردون کے
کہ وحی نہ بھیجتے رہے ہم اُن کی طرف اور نزول وحی کا حضرت مریم کو بطور الہام او اعلام کے
ہی نہ بطریق وحی انبیا علیہم السلام کے فرمایا خدائی تعالی نے وَاَوْحٰی رَبُّكَ
اِلَی النَّحْلِ یعنی اور حکم بھیجا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو پس وحی حضرت مریم
بھی اسی طور سے تھی نہ بطریق پیغمبری کے اور نبوّت مین حضرت خضر اور حضرت

لقمان اور سکندر کی اکثر علما کو اختلاف ہی بقول بعض کے یہہ تینون پیغمبر ہین اور بقول
اکثر کے خضر صدیق ہین اور حضرت لقمان حکیم اور ولی اور سکندر پادشاہ عادل اور مرد صالح
اور بقول بعض کے بعد نبی کے مرتبہ صدیق کا اعلی ہی اور بعد صدیق کے مرتبہ شہید کا
اور بعد شہید کے مرتبہ صالح کا چنانچہ فرمایا خدائی تعالی نے مِنَ النَّبِيِّينَ وَ
الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم یعنی نبی اور صدیق
اور شہید اور صالح وہ لوگ ہین کہ انعام کیا اللہ نے جن پر اور نزدیک علمائے صوفیہ
کے ادنی مرتبہ مرسل کا اعلی مرتبہ نبی کا اور ادنی مرتبہ نبی کا اعلی مرتبہ صدیق کا ہی اور ادنی
مرتبہ صدیق کا اعلی مرتبہ شہید کا ہی اور ادنی مرتبہ شہید کا اعلی مرتبہ صالح کا ہی اور نزدیک
سب کے انبیا علیہم السلام معصوم ہین کہ اصلا گناہ صغیرہ اور کبیرہ اُن سے صادر نہین ہوتے
اور جو خطا و زلت کہ انبیا علیہم سے واقع ہوئی ہی وہ مقتضائی حکمت اور اظہار
قدرت الٰہی کے ہی نہ مثل گناہان عوام کے اور جو کچھہ کہ حکم خدا کا انبیا علیہم السلام پر نازل ہوتا
بلا تجاوز اور تفاوت مخلوق کو پہنچاتے ہین اور اصلا امر رسالت اور تبلیغ احکام مین ان سے
سہو اور نسیان واقع نہین ہوتا اور گاہ گاہ اپنے فعل مین انبیا علیہم السلام سے
سہو اور نسیان ظہور مین آیا ہی اور بسبب کسی خطا اور زلت کے عہدۂ نبوت سے
معزول نہین ہوتے بلکہ بعد انتقال کے بھی انقطاع سلسلہ نبوت کا ان سے نہین ہوتا
اور حقیقت حیات کی اُن کو حاصل رہتی ہی چنانچہ بعد وفات کے ملاقات کرنا اور باہم
کلام کرنا انبیا علیہم السلام کا ثابت اور جملہ انبیا بہمہ وجوہ اور بجمیع صفات تمام مخلوق سے
افضل اور اشرف ہین اور بہ حیثیت نبوت مرتبہ جملہ انبیائے عظام کا برابر اور مساوی
ہی چنانچہ فرمایا حق جل جلالہ نے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ یعنی فرق نہین کرتے

ہم درمیان کسی کے رسولوں سے مگر بسبب قربت اور منزلت کے بعض کو اوپر بعض
کے فضیلت حاصل ہی چنانچہ فرمایا اللہ برتر نے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
یعنی یہہ رسول ہین کہ فضیلت دی ہم نے ان کی ایک کو ایک پر اور باتفاق سب علما کے
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین تمام انبیا علیہم السلام سے اور بعد رسول
مقبول کے بعض نے حضرت آدم کو افضل لکھا ہی اور بعض نے حضرت ابراہیم کو اور بعض
نے حضرت موسی کو لیکن بہر تقدیر بعد رسول مقبول کے حضرت آدم اور حضرت نوح
اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی افضل ہین تمام انبیا علیہم السلام سے
اور اول پیغمبر آدم علیہ السلام ہین یعنی اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ اٰدَمُ اور آخر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور اللہ برتر نے نبوت کو بوجود باجود ہمارے حضرت کے
ختم فرمایا اور حق تعالی جل شانہ نے تمام پیغمبرون کو ایک ایک قوم پر مبعوث
کیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلق جن اور بشر پر مبعوث فرمایا اور تمام
اجزائی علویہ اور اشیائی سفلیہ نے بعثت حضرت کو قبول فرمایا اور سب نے اتباع حضرت کا
کیا اور ہر چند کہ بقول بعض کے حضرت نوح علیہ السلام بھی تمام مخلوق بشر پر مبعوث
تھے لیکن ظاہر ہی کہ ان کے وقت مین بتقرر اور تعین قوم کا نتھا گویا تمام آدمی بمنزلہ
ایک قوم کے تھے اور زبان سب کی واحد تھی اور واسطے اثبات نبوت کے دلیل
ساطع اور برہان قاطع چاہئے کہ منکر نبوت اور رسالت کے بمعاینہ اسکے نادم ہون
اور ایمان لاوین پس اللہ تعالی نے انبیا علیہم السلام کو واسطے صداقت اور اثبات
دعوی نبوت کے معجزات باہرات عنایت فرمائے کہ سوا ان کے اور لوگ
اس مین عاجز ہین اور معجزہ عبارت ہی خوارق عادت سے کہ ہاتھہ پر دعوی کرنے

والے نبوّت کے واقع ہوا اور معنی خارق عادت کے یہہ ہین کہ تمام امور عالم کے وابستہ
ساتھہ اسباب کے ہین اور اللہ تعالیٰ مسبب اُن اسباب کا ہی پس کوئی فعل
عالم مین بے مشیت اسباب ظاہری کے ظہور مین نہین آتا اُس کو عادت کہتے ہین اور
جو فعل کہ عالم مین بے اسباب کے واقع ہو وہ خارق عادت ہی پس اگر وہ فعل بے
سبب باعث نبی کے واقع ہو نام اُس کا معجزہ ہی اور اگر باعث ولی کے ظہور مین
آیا نام اُسکا کرامت ہی اور اگر باعث مؤمنین صالحین کے صادر ہو نام اُس کا معونت
ہی اور اگر باعث فاسق یا فاجر یا کافر کے ظاہر ہو نام اُسکا استدراج ہی چنانچہ
استدراج دجال کی کہ قریب قیامت کے ہوگی کتب احادیث مین مذکور ہین اور معجزے
حقیقت مین فعل خدا کے ہین فعل رسول کا نہین اور فعل رسول کا مراد اس سے ہی کہ بے اختیار
اُن کے حاصل ہو سمجھا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم السلام کو واسطے تصدیق دعوئے
نبوّت اور بنا بر فضیلت اور شرافت کے معجزات مخصوصہ سے خواہ جنس واحد سے
تھا خواہ جنس متعدد سے مشرف اور ممتاز فرمایا اور اللہ برتر نے جس نبی کو جس قوم پر
مبعوث کیا قوم اُسکی جس فن مین کمال رکھتے تھے حق تعالیٰ نے واسطے فضیلت
اور ترجیح کے اُسی قسم کا معجزہ اُس نبی کو عنایت فرمایا چنانچہ عہد موسیٰ علیہ السلام مین
اکثر آدمی فن جادو اور ساحری مین کمال رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام
کو معجزہ عصا کا مرحمت کیا کہ تمام ساحر اُس سے عاجز ہوئے اور کئی ہزار سحر ساحرون کے
اُسنے نابود کئے اور زمانہ داؤد علیہ السلام کے مردم خوش آواز اور آہنگر بہت مشتاق
تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو ساتھہ خوش الحانی کے سرافراز فرمایا اور آہن کو اُسکے ہاتھہ مین موم
کیا اور عہد مین عیسیٰ علیہ السلام کے طبیب حاذق بہت تھے اللہ برتر نے اُنکو معجزہ احیائے

مردون کی

موتی اور ابراہ مرضی عنایت کیا کہ وہ زندہ کرنے مردوں سے عاجز رہے چنانچہ فرمایا خدا تعالی نے
وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ یعنے چنگا کرتا ہوں اندھے مادر
زاد کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردے حکم خدا سے اور چونکہ عصر فیض اثر رسول مقبول مین فصحا
اور بلغا بہت تھے پس اللہ برتر نے ایسا کلام پاک فصیح اور بلیغ حضرت پر نازل کیا کہ تمام
اہل عرب جواب اسکے سے عاجز رہے چنانچہ فرمایا اللہ برتر نے قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا
یعنی کہہ اے محمد کہ البتہ اگر جمع ہوں جن اور آدمی اسپر کہ لاویں ایسا قران نہ لا سکیں گے مانند اسکے
اگرچہ ہوں ایک دوسرے کے مددگار اور سوا اس معجزہ خاص کے ہر جنس کے معجزات
باہرات سے حضرت کو ممتاز فرمایا یعنی مثل معجزہ شق القمر اور سلام اور کلام کرنے حجر کے اور
باہم ہو جانے اسمار کے حکم حضرت کے اور پھر متفرق ہو جانا انکا حسب اجازت جناب کے
اور گریہ کرنا ستون حنانہ کا فراق حضرت میں وقت تعین منبر شریف کے اور تسبیح سنگریزون
کا دست حق پرست جناب مین اور جاری ہونا پانی کا انگشت مبارک حضرت سے
اور شکایت کرنا مادہ آہو اور بادہ شتر کا جناب سے اپنی مالکون کا اور گواہی دینا سوسمار
اور گرگ کا صدق نبوت جناب پر اور سیر ہو جانا لشکر کثیر کا بہ اندک طعام بدعای حضرت سے
اور دفع ہونا امراض سخت اور صعب کا اور شیردار ہونا گوسپند ام معبد کا برکت مساس دست
مبارک حضرت کے سے اور زمین کا قبول نکرنا لاش ایک مرتد کو موجب حکم حضرت کے
اور دھنس جانا زمین مین اسپ سراقہ اور پھر نکل آنا موجب حکم حضرت کے اور برسنا
مینہہ کا اور پھر موقوف ہو جانا دعا سے حضرت کے اور ہلاک کرنا شیر کا عتبہ بن ابی لہب
کو حضرت کے دعا سے اور پھر آنا آفتاب کا مقام عصر و سے موجب مرضی حضرت کے اور سوا انکے

بہت سے معجزات ہین ۞ چنانچہ علماء دین نے کل معجزات تین ہزار کئی سو تحریر کئے ہین اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے ہین حضرت عبداللہ کے وہ بیٹے حضرت عبدالمطلب
کے وہ بیٹے حضرت ہاشم کے اور مان جناب کی حضرت آمنہ بیٹی ہین وہب کی اور تمام
علما کو اتفاق ہی کہ پیدا ہوے حضرت روز دوشنبہ کے مکہ شریف مین بعد پنجاہ و پنجروز کے
واقعہ اصحاب فیل سے اور جب سن شریف جناب کا چالیس برس کو پہنچا اللہ تعالی نے
ساتھہ نبوت اور رسالت کے مبعوث فرمایا اور اکیاون برس کی عمر مین شرف معراج سے
امتیاز پایا چنانچہ یہہ آیت باکرامت قصہ معراج مین واقع ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی
بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی یعنے پاک ذات ہی جو لے گیا بندے
اپنے کو رات مین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کہ عبارت ہی بیت المقدس سے
اور ایک سال کئی مہینے بعد واقع معراج سے حضرت نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائے
اور دس برس کئی مہینے مدینہ منورہ مین قیام پذیر رہے جب سن شریف حضرت کا
باستھہ برس کئی مہینے کا ہوا روز دوشنبہ تاریخ دوسری یا تیسری اور بقول اکثر تاریخ
بارھوین ماہ ربیع الاول وقت چاشت کے اس جہان فانی سے رحیل ملک جاودانی کو
ہوئے روز سہ شنبہ حجرہ متبرکہ عائشہ صدیقہ مین جناب کو مدفون کیا اور پوشیدہ
نہ رہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد اور سفید رنگ مائل بسرخی تھے
اور درمیان دونون شانون کے وسعت تھی اور موئی شریف جناب کے تا نرمہ گوش
اور بال گھونگھرالے تھے اور کوئی بال سر مبارک میں سپید نہ تھا مگر انیس ۱۹ بال ریش مطہر مین
سفید تھے اِلّا نوبت خضاب کی نہین پہنچی اور پیشانی نورانی پر جناب کے کشادہ
اور ابروئی مبارک باریک اور غیر پیوستہ اور بینی شریف بلند اور رخسارے منور و نرم

ہو

اور دندان شریف بہ درجہ بہتر اور روشن اور بین الکتفین مہر نبوت مثل خورشید کے تابان اور
اُس مین کلمہ طیبہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمّد رسول اللہ لکھا تھا اور حضرت کمال حسن جمال اور
خوب صورت اور نیک سیرت تھے اور از بس خوش رفتار اور شیرین گفتار کہ نہ دیکھا
کسی نے مانند حضرت کے کوئی بشر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نہ دیکھا مین نے
کسی چیز کو احسن رسول خدا سے گویا آفتاب جبہہ مبارک مین درخشان تھا **قطعہ**

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ۞ من وجہک المنیر لقد نور القمر ۞ لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور سمجھا چاہیے کہ جو کوئی انکار نبوت رسول مقبول کا کرے گو قائل ذات و صفات اللہ تعالیٰ کا ہو

وہ کافر بلا شبہ ہی مثل یہود و نصارا کے

ہر چند اقرار وجود اللہ تعالیٰ کا کرتے ہین لیکن رسالت جناب سے منکر یا جو کوئی بظاہر اقرار نبوت حضرت کا کرے لیکن تابع احکام شریعت اور سنّت کے نہو وہ بھی کافر ہی مثل حکمائے فلاسفہ کے کہ بہ اعتقاد اُن کے وجود نبوت کا ثابت مگر وہ نبی کو واسطے ہدایت عوام الناس کے جانتے ہین یا جو کوئی تمام افعال رسول اللہ کو بہتر نہ سمجھے اور موافق عقل کے احکام دین پر عمل کرے وہ بھی کافر ہی مثل منافقین کے کہ وہ جس احکام دین کو مفید اپنے مطلب کے جانتے تھے اختیار کرتے تھے اور جس کو مضر دنیا کے تصور کرتے اسکو ترک کرتے مثل زکوۃ اور دیگر احکامات کے یا جو کوئی منکر شفاعت رسول اللہ کا ہو مثل عقاید معتزلہ کے کہ وہ ہرگز جناب کو شفیع گناہان امت کا نہین جانتے پس وہ بھی مرتد ہین یا جو کوئی منکر حیات رسول مقبول کا ہو یا حضرت کو مثل اپنے آدمی کے کہے مثل عقیدہ فاسدہ فرقہ وہابیہ کے کہ وہ حضرت کو مثل اپنے آدمی جانتے ہین اور وہ اس آیت شریف کو متمسک اِس

عقید باطلہ پر کرتے ہین اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وہ بھی تم ہین اور جو کوئی عند الشرع اہانت
رسول مقبول کی کرے توبہ اُسکی قبول نہین بلکہ قتل اُسکا واجب ہی اسیواسطے
بزرگون نے کہا ہی **مصرع** با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار اللہ تعالی تمام مسلمانون
کو ایسے عقاید باطلہ سے نجات دے اور محبت رسول مقبول کی عنایت کرے اور پیروی
مین اُس جناب کے رکھے اور دن قیامت کے شفاعت ہم گنہگارون کی نصیب کرے
آمین یارب العالمین **شعر** محال است سعدی کہ راہ صفا ؛ توان رفت
جز در پئے مصطفی وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور ایمان لایا مین ساتھ یوم آخرت کے کہ وہ
عبارت ہی اُس دن سے کہ اسرافیل بموجب حکم جلیل کے صور پھونکینگے کہ تمام
عالم فنا ہوگا اور سوائے ذات احدیت کے کچھ باقی نہ رہے گا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہر ایک جو کوئی روئے زمین پر ہے نہ رہیگا اور باقی
رہے گا منہ پروردگار تیرے کا کہ وہ صاحب بزرگی اور عزت کا ہی عُرف مین
معنے یوم کے مُراد ہین طلوع آفتاب سے تا غروب اور عند الشرع تعین یوم کا صبح صادق سے
تا غروب آفتاب اور گاہے یوم بمعنی مُطلق وقت کے آتا ہی خواہ دن ہو خواہ رات
خواہ مہینا خواہ سال ہو چنانچہ کہتے ہین کہ روز ہجرت کے یہہ ہوا تھا یا روز جنگ بدر کے
فلانا امر ظہور مین آیا تھا حالانکہ اُسکو عرصہ ایکہزار دو سو کئی برس کا گذرا پس اسطرح یوم
آخرت بھی مراد ہی مدت قیامت سے کہ وہ عبارت نفخ صور سے تا دخول بہشت و
دوزخ چنانچہ مقدار اُس کی پچاس ہزار برس کی ہی کہ فرمایا خدائی تعالی نے
فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ یعنی اُس دن کہ اندازہ اسکا پچاس
ہزار برس ہی اور جو علامات اور نشان یوم آخرت کے علماء دین نے قرآن مجید

اور احادیث

اور حدیث شریف سے ثابت کئے ہین تحریر ہوتے ہین اور وہ دو قسم ہی علامات صغری ہی اور علامات کبری کہ وہ مراد دوری روز یا نزدیکی مدت قیامت سے ہی پوشیدہ نہیے کہ ختم ہونا نبوت کا وجود باجود جناب رسالت مآب پر اور انتقال کرنا رسول مقبول کا اس جہان فانی سے اور منقطع ہونا نزول وحی کا بعد وفات شریف حضرت سے اعظم علامات قیامت سے ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اول علامات قیامت سے یہہ ہی کہ قوم نصارا اہل اسلام پر غالب ہونگے اور اکثر ممالک مقبوضہ اسلام کو دخل اپنے مین کرینگے اور ایک شخص اولاد ابوسفیان مین ایسا مردود ہوگا کہ اولاد امجاد حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ساتھہ انواع انواع ظلم اور ستم کے قتل کرے گا بعد اسکے درمیان فوج نصارا اور سپاہ پادشاہ روم کے مقاتلہ عظیم واقع ہوگا فوج نصارا کی غالب رہے گی اور پادشاہ عالیجاہ روم اُن کے ہاتھہ سے درجہ شہادت کو پہنچے گا بعد اس فتح جنگ کے قوم نصارا متوجہ جانب خیبر کے ہونگے اور بسیار فتور ممالک عرب مین برپا کرینگے اس اثنا مین ظہور و نشور امام مہدی علیہ السلام کا ہوگا اور نسب شریف اُس جناب مین علما کو اختلاف ہی نزدیک بعض کے جناب امام نسل امام حسن علیہ السلام سے ہونگے اور بہ اعتقاد بعض کے نسل شریف امام حسین علیہ السلام سے لیکن قول صحیح یہہ ہی کہ حسنی اور حسینی ہونگے یعنی باپ اُن کے اولاد امام حسن علیہ السلام سے ہونگے اور ماں اُن کے اولاد امام حسین علیہ السلام سے ہونگی اور نام پدر عالی قدر کا عبد اللہ اور نام والدہ ماجدہ اُس جناب کا آمنہ ہوگا اور جائے مولد اُن کا مدینہ طیبہ اور اسم مبارک اُن کا محمد اور علم اُن کا علم لدنی اور زبان معجز بیان اُن کی مین تھوڑی سی لکنت ہوگی اور قد و قامت امام مہدی علیہ السلام کا مائل

به درازی هوگا اور جس وقت ظهور کرین گے عمر اُن کی چالیس برس کی هوگی بعد اسکے
جناب امام بجان تکلیف دهی هر خاص و عام کے مدینه طیبه سے مکه معظمه کو هجرت کرین گے
جب اوس مقام نور القیام مین پهنچین گے تمام اولیاء روی زمین کی خدمت فیضدرجت
امام علیه السلام مین حاضر هوکر دست حق پرست اُس عالی مقام پر بیعت کرین گے
اُسوقت یه آواز غیب سے گوش هوش هر مسلمان صاحب ایمان کے پهنچے گی هٰذا
خَلِیفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْهُ یه خلیفه الله کا هی مهدی سنو تم فرمان اسکا
اور اطاعت کرو اُسکی اور پیشتر بیعت جناب امام سے ماه رمضان مین دو مرتبه سورج
گهن یا چاند گهن هوگا بعد اُسکے مسلمان هر دیار اور امصار کے حضرت امام علیه السلام
کے پاس حاضر هون گے اور اُس جناب مستطاب سے بیعت کرین گے پهر حضرت امام
واسطے درستی سامان کے خزینه که اسکو تاج الکعبه کهتے هین اور وه پیش دروازه کعبه
شریف کے مدفون هی نکال کر مسلمانون کو تقسیم فرمادین گے بعد چند روز کے جنگ
عظیم درمیان لشکر اسلام اور فوج نصارا کے ظهور مین آوے گا اور فتح نصیب حضرت
امام علیه السلام کو هوگی ازان بعد حضرت امام خاطر دریا مقاطر کو واسطے انتظام ممالک اسلام
متوجه اور مصروف کرین گے هنوز نظم و نسق ممالک سے فارغ نه هونگے که خبر خروج دجال کی
آشکارا هوگی بعد دریافت کے معلوم هوگا که جهوٹهه هی دوباره پهر خبر خروج اُس ملعون کی
مشهور هوگی بعد تحقیقات کے مفهوم هوگا که سچ هی به استماع اس خبر تکدر اثر کے حضرت
امام انتظام ممالک سے دست کش هوکر تدبیر سامان جنگ دجال کی کرین گے علمائے
دین نے لکها هی که دجال قوم یهود نا بهبود سے هوگا اور تمام قوم اسکو مسیح کهین گی
اور چشم راست دجال کی کور هوگی اور بال اُسکے سخت اور پیچدار اور پیشانی پر

اری

اُس ملعون کے تین حرف یعنی ک ف ر واسطے ثبوت کُفر کے تحریر ہونگے کہ ہر مومن خواندہ اور ناخواندہ اُن حرفونکو پڑھے گا اور معلوم کرے گا کہ کافر ہے اور گدھے پر سوار ہوگا پہلے وہ ملعون مُلک شام اور عراق مین دعوے نبوت کرے گا اور بعد اسکے اصفہان وغیرہ مین دعوی خدائی کا اور بسبب استدراج اس ملعون کو حاصل ہون گے کہ باعث اُسکے اکثر مخلوق کو گمراہ کرے گا اوّل وہ ملعون متوجہ مُلک یمن کا ہوگا بعد اُسکے ارادہ بیت اللہ شریف کا کرے گا اللہ برتر واسطے حفاظت اور حراست اس مقام نور الیام کے ملائکہ کرام کو معین اور مامور فرماوے گا کہ وہ ہرگز مداخلت اُس کافر کی ہونے دین گے پس بعد ندامت اور پشیمانی کے راہی مدینہ طیبہ کا ہوگا حق تعالی جہت محافظت اُس بقعہ متبرکہ معظمہ کے فرشتون کو حکم کرے گا کہ وہ قبل دخول دجال سے اگر دروازون پر مدینہ منورہ کے کھڑے ہون گے اور کسی کافر اور فاجر کو اندر اُس شہر فیض بہر کے جانے نہ دین گے پس وہ ملعون بہ سبب عدم دسترسی اور مداخلت اپنی کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر غصہ ہوکر مُلک شام کو رجوع کرے گا جناب امام علیہ السلام کو جب خبر آنے دجال بدانجام کی معلوم ہوگی ارادہ جنگ وجدال کا اُس ملعون سے کرین گے جب دجال کا لشکر قریب دمشق کے پہنچے گا حضرت امام درستی اور تیاری اسباب اور سامان جنگ مین متردد ہون گے کہ ناگاہ حضرت عیسی علیہ السلام وقت نماز عصر کے منارہ شرقی جامع دمشق پر آسمان سے نزول کرین گے اور نردبان یعنی سیڑھی طلب کرکے زمین پر تشریف لاوین گے اور پیچھے جناب امام علیہ السلام کے نماز پڑھین گے دوسرے روز وقت صبح کے جنگ عظیم درمیان لشکر امام مہدی علیہ السلام اور فوج دجال بدانجام کے واقع ہوگی بہت کُفار و فجار دست غازیان نصرت شعار سے مارے

جائین گے اور دجال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھہ سے واصل جہنم ہوگا بعد اس
فتح خداداد کے مدت دراز اور زمانہ دیر باز تک نام شرک اور معصیت کا زمانہ مین باقی نہ
رہے گا بعد دو برس کے واقع خروج دجال سے امام مہدی علیہ السلام اس سرائے
پرمحن و آلام سے جہان بقا عشرت کدہ کو انتقال فرماوین گے وقت وفات کے عمر شریف
اُن کی چہل و نہ ۴۹ سال کی ہوگی بعد وفات جناب امام کے عیسیٰ علیہ السلام انتظام اور
اہتمام امور مملکت کا موافق رائے اپنے کے کرین گے اور تابع شریعت کے ہونگے بعد اسکے
عہد عیسیٰ علیہ السلام مین یاجوج ماجوج کہ اولاد مین یافث بن نوح علیہ السلام کے ہین فساد
عظیم برپا کرین گے اور تکلیف کمال خلق کو دین گے کہ فساد اُن کا زمین مین نص قرانی سے
ثابت ہے اِنَّ یَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِی الْاَرْضِ مقرر یاجوج اور ماجوج فساد کرنے
والے ہین زمین مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام بخوف اس قوم کے حصار کوہ طور پر معہ مسلمانوں کے
تشریف لیجائین گے اور واسطے ہلاکت اُس قوم کے اور دفع اُس بلا کے دعا کرین گے
اللہ برتر برکت دعائے عیسیٰ علیہ السلام سے اُن پر عارضہ مہلک یعنی طاعون لاحق کریگا
کہ ایک شب مین سب کے سب مر جائین گے بعد ہلاک قوم یاجوج اور ماجوج کے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام جہان فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرماوین گے اور بروایتے
روضۂ جناب رسالت مآب مین مدفون ہون گے ایام قیام عیسیٰ علیہ السلام کے
چالیس برس اور ہر چند اولاد امجاد اُن کی صفحہ ہستی پر باقی اور موجود رہے گی لیکن جہجاہ
نام خلیفہ کہ وہ قبیلہ قحطان سے ہوگا قائم مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکمرانی کرے گا
اُس کے عہد مین کئی آدمی بادشاہ ہون گے اور قبض اور دخل اپنے ملک کا جدا جدا
مثل طوائف الملوک کے کرین گے اور رسم کفر اور شرک اور بدعت اور جہل کی

تمام عالم مین شایع اور آشکارا ہوگی اور طریقہ علم و فضل و کسب کمال کا اصلا دنیا پر نرہے
گا اور سلسلہ ہنر کا منقطع ہو جائیگا پس بسبب ارتکاب شرک اور معصیت کے
کئی شہر ممالک شرق اور غرب مین تبہ و بالا ہون گے اور الٹ جاوینگے بعد اسکے
دخان یعنی دھوان مثل کہل کے آسمان سے پیدا ہوگا مدت چالیس دن تک درمیان
آسمان و زمین کے رہے گا کہ باعث وقوع اس دخان کے اذیت کمال خلق کو
لاحق ہوگی بعد دفع دخان کے ذوالحجہ کے مہینے مین بعد ایام نحر کے ایک رات
بقدر چار رات کے دراز ہوگی کہ بسبب درازی اور طول اس شب کے ازبس رنج و قلق اور زاری
اور بیقراری مخلوق پر گذرے گی کہ ناگاہ وقت صبح کے قرص آفتاب کا بانور قلیل
بشکل کسوف قمر کے مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا اور موافق ارتفاع وقت
چاشت کے بلند ہوگا اور جانب غرب کے رہے گا پھر قدرت الٰہی سے افق اپنی کو
میل کرے گا یعنی شرق کی طرف آجائے گا اور بدستور غروب ہوگا اور
ہمیشہ مشرق سے بالنور اور رونق نکلا کرے گا حدیث شریف مین آیا ہی کہ دروازہ توبہ کا
کہ ہمیشہ سے کھلا ہی اور عرض اس دروازہ کا ستر برس کی راہ ہی بعد طلوع کرنے
آفتاب کے جانب مغرب سے مسدود اور بند رہے گا پھر توبہ کسی کی قبول نہوگی بعد واقع
طلوع آفتاب کے زلزلہ عظیم مکہ شریف مین آئے گا کہ اسکے صدمہ سے کوہ صفا شق ہو جائیگا
اور بحکم خدا دو جانور اس پہاڑ سے باہر آئین گے کہ نام انکا دابۃ الارض ہوگا حدیث صحیح مین
وارد ہی کہ منہہ ان جانورون کا مانند منہہ آدمی کے ہوگا اور پانون انکے مثل اونٹ کے
اور گردن انکی مانند گھوڑے کے اور دم انکی مثل گائے بیل کے اور کھر انکے مانند ہرن
کے اور سینگ انکے مثل چیتل یا بارہسنگے کے اور ہاتھ ان کے مانند بندر کے اور وہ گویا

ہون گے اور سیدھے ہاتھ مین اُنکے عصائے موسیٰ علیہ السلام کا اور بائین ہاتھ مین
مُہر سلیمان علیہ السلام کی پس مُسلمان صاحب ایمان کے پیشانی پر خط نورانی عصائے
موسیٰ علیہ السلام کا کھینچین گے اور کافر فاجر کی گردن اور بینی پر مُہر سلیمان علیہ السلام کی ثبت
کرین گے کہ بمجرد لگانے اُس مُہر کے مُنہ اُن کے سیاہ ہونگے اور اُس روز سے باعث
نور و ظلمت کے فرق اور امتیاز درمیان کافر اور مسلمان کے ہو جاوے گا بعد فراغ اُس کام کے
وُہ غائب ہون گے بعد سو برس کے غیبت دابۃ الارض سے حضرت اسرافیل صور پھونکین گے
اور اُس عرصہ مین چند حوادث عجیب و غریب واقع ہونگے یعنی جنوب کے جانب سے
ایک ہوا سموم آوے گی کہ اُسکی تاثیر سے زیر بغل تمام مسلمانون کے درد شدید پیدا
ہوگا کہ افضل آگے فاضل سے اور فاضل پیشتر ناقص سے اور ناقص قبل فاسق سے
مر جاوین گے بعد اُس کے تمام اہل حبشہ تمام ممالک عرب پر قابض اور متسلط ہونگے
اور کعبہ شریف کو منہدم اور خراب کرین گے کہ اُس دن سے عبادت حج کعبہ کی موقوف
ہوگی اور قرآن مجید دنیا سے اُٹھ جاوے گا کہ نہ کسی آدمی کو یاد رہیگا اور نہ کاغذ پر لکھا
اور نہ اثر کلام حمید کا زمین پر ہوگا اور ہر ایک آدمی مثل کُتّون اور گدہون کے کوچہ و بازار مین
عورتون کے ساتھ مجامعت کرے گا اور آبادی مُلک کی اِس درجہ کم ہوگی کہ شہر کلان
مانند گانون خرد کے ہو جاوین گے اور باوجود اس قدر قلت آدمیون کے گرانی غلہ کی
بدرجہ کمال ہوگی کہ باعث صعوبت اور مصیبت گرسنگی کے جملہ کس سفر ملک شام کا اختیار
کرین گے اثنائے راہ مین ایک آگ ہولناک پیدا ہوگی کہ تمام آدمی اُسکے خوف سے
بھاگین گے اور وُہ آگ پیچھے اُن کے دوڑے گی چنانچہ اسیطرح خائف اور سراسیمہ
شام تک پہنچین گے پھر وُہ آگ غائب ہو جاوے گی اور یہہ آخر علامت قیامت

لی ہی ازان بعد ایک مُدت تک سب آدمی ملک شام مین قیام پذیر رہین سگے مگر
اوضاع واطوار اور حرکات وسکنات اُن کی مثل جانورون کے ہون گی پس ناگاہ بروز
جمعہ تاریخ دسوین محرم کے ایک آواز باریک یعنی تھوڑی آسمان سے آوے گی
کہ اُس کو سنکر سب آدمی متحیر اور متردد ہون سگے اور کہین گے کہ یہہ آواز کہان سے آتی ہی
کہ یک بیک وُہ آواز مثل گرجنے بادل کے بلند اور زیادہ ہوگی بہ استماع اُسکے تمام
آدمی اور جانور خوف زدہ اور وحشت خوردہ ایک مقام پر فراہم اور جمع ہو سنگے پس
اسرافیل علیہ السلام اسقدر زور سے صور پھونکین سگے کہ روح ہر ایک کی صدمہ آواز
صور سے مفارقت جسم کرے گی اور ہر آدمی اور جانور بیجان ہو گا اور کوئی متنفس
دنیا مین باقی نرہے گا چنانچہ فرمایا اللہ کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ یعنی ہر جی ہے چکھنے والا
موت کا پھر آسمان پھٹ جاوے گا اور آفتاب ماہتاب بےنور ہو جاوین سگے
اور ستارے آسمان کے گر پڑین گے اور زمین مانند کاغذ کے لپٹ جاوے گی اور مثل
روئی کے گالون کے پہاڑ اُڑ جاوین سگے پھر حضرت عزرائیل السلام ابلیس کو گرفتار
کر کے جان اُس ملعون کی قبض کرین سگے اور جو سختی اور تکلیف سکرات موت کی تمام
اولاد آدم علیہ السلام پر گذری ہی تنہا اُس بدبخت کو دین گے پھر فرشتے اور عرش اور کرسی
اور لوح اور قلم اور بہشت اور دوزخ اور صور اور ارواح فنا ہون سگے لیکن فنا اُن کے واسطے
ساعت دو ساعت کے ہی مثل فنا اورون کے نہین پھر ایک مُدت تک
کہ مقدار اُسکا معلوم نہین سوائے ذات پاک اللہ رب کے نہ ہو گا اسوقت اللہ
تعالے فرماوے گا کہ کہان ہین وُہ بادشاہ اور کہان ہین دعوے کرنے والے
سلطنت کے اور کِسکو ہی آج بادشاہت پھر خود مجیب اپنے سوال کا ہوگا کہ خدائے

یکتائے قہار کو ہی کہ ذات اسکی قدیم اور بے زوال ہی پھر سر نو اللہ برتر جملہ
عالم کو پیدا کریگا کہ انشاء اللہ تعالی معنی والبعث بعد الموت مین مفصل اور مشرح تحریر ہوگا
وَالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اور ایمان لایا مین اوپر اسکے کہ مقدر نیکی و بدی کا
جانب خدا سے ہی یعنی پیدا کرنے والا کل شئی کا اللہ تعالی ہی خواہ وہ شئی قابل
منفعت اور راحت کے ہو یا لایق مضرت اور اذیت کے پیدا کی ہوئی عالم مین خدائے
تعالی کی ہی برخلاف قول باطل مجوس کے کہ وہ اشیائے ظلمانی اور موذیات اور
شر و فساد کو پیدائش غیر خدا کے اس عالم مین جانتے ہین اور یہہ عقیدہ باطل انکا ہی
والا سوائے خدائی تعالے کے کوئی پیدا کرنے والا کسی شی کا نہین اور جب نفع اور
نقصان جسمی یا مالی انسان کو لاحق ہوتا ہی وہ سب مقدر جانب خدا سے ہی
چنانچہ نص شریف سے ثابت مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا
فِیْ کِتٰبٍ یعنی نہ پہنچے گی کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہارے جانون مین مگر وہ سب
لکھا ہی لوح محفوظ مین اور جب معلوم ہوا کہ جو کچھہ عالم مین واقع ہوتا ہی وہ سب بموجب
قضا و قدر کے ہی تو پس مسلمانون کو چاہئے کہ جو کچھہ منفعت اور راحت نسبت انکے
عاید ہو اسکو نعمت حق تعالی کی جانین اور شکر اسکا بجالاوین کہ اللہ تعالے فرماتا ہی
وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ یعنی شکر کرو میرا اور ناشکری مت کرو میری بیت کی
توانم شکر کردن خوز نعمائے تو شکر نعمت ہائے تو چندان کہ نعمت ہائے تو
اور اگر مضرت اور اذیت ظاہری لاحق ہو تو اسکو اپنے حق مین بہتر سمجھے اور عین حکمت
جانے بموجب حدیث شریف کے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ کام حکیم کا حکمت سے
خالی نہین اور دوسرے مقام پر فرمایا ہی اَلْخَیْرُ فِیْ مَا وَقَعَ اور قیاس اسکا طبیب

حاذق پر کرنا چاہیئے کہ چند مریض اُسکے پاس گئے اُسنے موافق مرض اُن کے
دوا اور غذا تجویز فرمائی اور ہرگز بیمارون کے کہنے پر عمل نہ کیا پس اگر مریض اِس
امر مین شکایت طبیب کی کرین نادان بے وقوف ہین طبیب نے جو اُن کے حق مین
بہتر جانا تجویز کیا اور اگر موجب کہنے بیمارون کے وہ دوا دیتا اور غذا بتلاتا تو بے شک
ہلاک ہوتے پس اللہ تعالیٰ کہ حکیم اور علیم اور دانا و توانا ہی جو بندہ کے حق مین اچھا
اور بہتر سمجھتا ہی وہ کرتا ہی اور جس حال مین مناسب جانتا ہی رکھتا ہی اور
جس چیز کو لائق جس آدمی کے سمجھتا ہی دیتا ہی بقول شاعر قطعہ
قسمت کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے * جس چیز کی ناسمجھ کوئی قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ و پروانہ کو جلنا * غم ہمکو دیا سب مین جو مشکل نظر آیا اور جب ثابت
ہوا کہ پیدا کرنے والا ہر شی کا حق تعالیٰ ہی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ افعال بندون کے
خواہ ایمان و طاعت ہو خواہ شرک و معصیت پیدا کئے حق تعالیٰ کے ہین چنانچہ فرماتا ہے
خدا نے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی اللہ نے پیدا کیا تم کو اور جو کچھ تم کرتے ہو اور نزدیک
علمائے دین کے نہ کوئی فعل بندہ کا بذات خود نہ نیک ہی اور نہ بد اور نہ کوئی شی
حرام ہی نہ حلال مگر جب کہ حکم کیا حق تعالیٰ نے بنسبت اُس فعل کے یا بنسبت اُس
شی کے یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا اور حکم دیا کہ اس فعل کو کرو اور اُس چیز کو کھاؤ پس
وہ فعل نیک ہی اور وہ شی حلال اور جو منع کیا کہ یہہ کام مت کرو اور یہہ چیز نکھاؤ پس
وہ کام بد ہی اور وہ چیز حرام چنانچہ فرمایا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فَالْحَسَنُ مَا حَسَّنَہُ
الشَّرْعُ وَالْقَبِیْحُ مَا قَبَّحَہُ الشَّرْعُ یعنی نیک ہی وہ چیز کہ نیک کہا اُس کو
شرع نے اور بد ہی جو کچھ کہ بد کہا اُسکو شرع نے جو حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ

بہتر ہی اور جس کو منع کیا وہ برا ہی اور بدترین افعال بندوں سے یہہ ہی کہ غیر کو شریک
ذات یا صفات حق تعالی کا کرے چنانچہ اللہ تعالے ناراض ہی کفر
سے اور راضی ہی طاعت سے وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِهِ الْکُفْرَ یعنی خوش نہین
ہوتا اللہ تعالی اپنے بندون کے کفر سے اور اللہ تعالے نے واسطے ہدایت کے پیغمبرون
کو بھیجا اور کتاب نازل فرمائی کہ جو کچھہ پیغمبر کہے اُس پر عمل کرو اور جو چیز دیوے اُسکو
سچیہ جانو چنانچہ اللہ تعالی نسبت قران مجید کے فرماتا ہی ذٰلِكَ الْكِتَابُ
لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ یہہ کتاب ہی کہ کچھہ شک نہین اُس مین ہدایت
کرنیوالی ہی متقین کو اور سبب ضلالت اور گمراہی کا شیطان کو گردانا کہ وہ دشمن
اولاد آدم علیہ السلام کا ہی اور ہر ایک آدمی کو طرح طرح سے بہکاتا ہی اور عداوت
شیطان کی ساتھہ انسان کے نص شریف سے ثابت ہی کہ فرمایا خدائے تعالی
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا البتہ شیطان واسطے انسانکے
دشمن ہی سو تم پکڑو اُسکو دشمن پس جو کوئی کہ پیروی پیغمبر اور کتاب کی کرے گا
واسطے اوسکے ہدایت ہی اور ثواب اور جو کوئی پیرو شیطان کا ہوگا واسطے
اُسکے ضلالت ہی اور عذاب اور واسطے امتیاز نیکی اور بدی کے انسان کو عقل
اور ہوش دیا تا علم پڑھے اور باعث روشنی علم کے راہ ضلالت سے بھاگے اور
اللہ تعالی عذاب اور ثواب نہین کرے گا بندون پر مگر اُن کے فعل اختیاری پر
وَلِلْعِبَادِ اَفْعَالٌ اِخْتِیَارِیَّةٌ یُثَابُوْنَ بِهَا وَیُعَاقَبُوْنَ عَلَیْهَا واسطے بندون کے
افعال اختیاری ہین ثواب دیا جاوے گا بسبب اُن کے اور عذاب پاوینگے
اُن فعلون پر اور عند الشرع فعل اختیاری وہ ہی کہ انسان نے تصور ایک شی کا کیا

بی:

پس اگر مطلوب طبیعت ہوا خواہش باطن سے پیدا ہوئی اور بہ سبب غلبہ خواہش
کے وہ فعل ظہور مین آیا انسان نے کسی شی کا تصور کیا اور وہ مخالف طبیعت کا ہوا کراہیت
اور نفرت باطن سے پیدا ہوئی کہ باعث اسکے وہ فعل ظہور مین نہ آیا پس ان دونو
صورتون مین ہونا اور نہونا فعل کا بحرکت اختیاری ہی اور اگر بے طلب طبیعت
اور بیخواہش باطن کے ہوا اور بے مخالفت طبیعت اور بے کراہیت باطن کے نہو
وہ فعل اختیاری نہین بلکہ اضطراری ہی اور عند الشرع بندہ اپنے فعل مین مختار ہی
اور اختیار مین مجبور ہے بموجب مُختَارٌ فِی فِعلِہٖ وَمَجبُورٌ فِی اِختِیَارِہٖ یعنی جس قدر کہ اختیار
اللہ تعالی نے بندہ کو دیا ہی اسیقدر فعل پر وہ مختار ہی مگر حصول اختیار مین مجبور
مثال اسکی یہہ ہی کہ ہر آدمی حاصل کرنے دولت مین یا حاصل کرنے صحت مین
مجبور ہی کہ یہہ امر بہ اختیار اوسکے نہین مگر در صورت ہونے دولت کے اسکو اختیار حاصل
ہی کہ خواہ زکات دے یا نہ دے اور اس مال کو راہ نیک مین صرف کرے یا
نکرے اور ایسی حالت صحت مین روزہ رکھے یا نہ رکھے اور نماز مسجد مین جا کر پڑھے
یا نہ پڑھے والا حق تعالی نے کسی بیدولت پر زکات واجب نہین کی اور حکم صدقہ
کا نفرمایا اور نہ کسی بیمار کو حکم روزہ رکھنے کا اور مسجد کے جانے کا اور نماز جماعت کے
پڑھنے کا فرمایا پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے جس قدر اختیار انسان کو دیا ہی
اُس فعل مین یہہ ماخوذ ہوگا اور جو اُس کی قدرت سے باہر ہی اسمین ہرگز حق تعالی اسکو
گرفتار نہین کرے گا چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظلِمَہُم وَلٰکِن کَانُوا
اَنفُسَہُم یَظلِمُونَ یعنی اللہ ایسا نہین کہ ظلم کرے اُن پر لیکن وہ آپ اپنی جان پر ظلم کرتے
ہین اور یہہ امر نزدیک ارباب عقل و ہوش کے ظاہر ہی کہ اگر عذاب اور ثواب فعل

اختیاری پر نہ ہوتا تو حق تعالی مجنون اور طفل نابالغ پر یا جس قوم پر کہ پیغمبر کو مبعوث نہین کیا اور کتاب نازل نہ فرمائی حکم شرع کا جاری فرماتا اور عذاب اور ثواب کرتا حالانکہ اصلا تعذیب باعث نہ پڑھنے نماز اور نہ رکھنے روزے اور نہ دینی زکات کی ان پر نہین چنانچہ فرمایا اللہ برترنے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنی ہم عذاب کرنے والے نہین جب تک نہ پہنچ لین رسول لیکن جو فعل کہ انسان سے صادر ہوتا ہی خواہ وہ فعل اختیاری ہی یا اضطراری بے مشیت اور ارادت حق تعالے کے نہین مگر چاہیے کہ جو فعل نیک آدمی سے ظہور مین آوے اسکو خدائی تعالی کی طرف سے جانے اور جو گناہ اور معصیت واقع ہو اسکو باعث شامت نفس اپنے کے سمجھے کہ فرمایا خدائی تعالی نے مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ یعنی جو پہنچی تجھہ کو کچھہ بھلائی سو طرف اللہ سے ہی اور جو پہنچی تجھہ کو کچھہ برائی سو شامت سے تیرے نفس کے بالجملہ اگر اللہ تعالی پیغمبر کو مبعوث نفرماتا اور کتاب نازل نکرتا اور راہ ہدایت کی نہ دکھلاتا تو ہرگز ہم سے حسنات ظہور مین نہ آتے اور اگر باوجود اس ہدایت اور تقید کے گناہ ہو تو محض شامت ہمارے نفس کی ہی اور ہر چند افعال بندون کے پیدا کئے خدائی تعالی کے ہین مگر بندہ فاعل اور مختار اپنے فعل کا ہی مگر جو فعل کرتا ہی بہ ارادت اور مشیت خدائی تعالے کی اور علم خدا کا جمیع افعال بندون کے محیط ہی پس اہل اسلام کو مقدمہ جبر اور اختیار مین بموجب قول امام جعفر صادق علیہ السلام کے اعتقاد چاہیے چنانچہ فرمایا ہی اس جناب مستطاب نے لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ یعنی سوائی جبر اور قدر ایک امر دونون امرون مین سے اختیار کرنا چاہیے خلاف مذہب جبریہ کے کہ نزدیک ان کے حرکت انسان کی مثل حرکت جمادات کے

ہی یعنی انسان مجبور ہی اور اصلا اُسکو اختیار اپنے فعل کا نہین پس یہہ گروہ
جبریہ ثبوت جبر کا نسبت خدائی تعالے سے کرتے ہین اور قدریہ کہ عقل ناقص اُنکی مین
کُل اختیار انسان کو حاصل ہی اور فعل انسانی مخلوق انسان کے ہین پس وُہ
انسان کو خالق فعل کا کہتے ہین یہہ دونون مذہب باطل ہین اور مذہب حق یہہ ہی کہ
انسان کو کُل اختیار ہی کہ جو فعل چاہے وُہ کرے اور نہ اِس قدر مجبور ہی کہ وُہ کچھہ فعل
نہ کرسکے اور مثل پتھر کے بے اختیار دوسرے کے ہو اور نہ فعل انسان کا بے مشیت
اور ارادت اللہ تعالی کے ہی اور نہ خالی علم خدا سے کوئی فعل بندہ کا اور جو فعل کہ انسان
سے ہوتا ہی بموجب تقدیر کے اور پیدا کیا بھی خدا کا ہی مگر اللہ تعالی فاعل فعل
بندہ کا نہین بلکہ بندہ فاعل اپنے فعل کا ہی اور مسئلہ جبر اور قدر مین زیادہ تر فکر
اور غور کرنا عین جہالت اور نادانی ہی پس جو کچھہ کہ شارع نے فرمایا ہی اُسپر عمل
کرے سوا اندیشہ کُفر اور معصیت کا اُس گفتگو مین متصور ہی کس واسطے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ تین مقام پر سکوت کرنا چاہیے اوّل مسئلہ قدر اور جبر مین
دوسرے تاثیر کواکب مین تیسرے مقدمہ صحابہ کرام مین پس مسلمان کو بموجب
حدیث شریف کے عمل چاہیے کچھہ حاجت دلیل اور برہان کی نہین اور اگر متابعت خدا و
رسول کی بموجب دلیل عقلی کے ہی تو پس ایمان خدا و رسول پر نہین بلکہ ایمان
عقل اپنی پر ہی حق تعالی ہر ایک کو ہدایت نیک عنایت کرے آمین یا رب
العالمین وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اور ایمان لایا مین ساتھہ اسکے اُٹھنا ہی بعد موت کے
پوشیدہ نرہے کہ بقول علمائے دین کے عالم تین ہین اوّل عالم دنیا کہ وُہ عبارت ہی
پیدا ہونے سے مرنے تک اور اِس عالم مین تمام آدمی خواہ نیک ہو خواہ بد مرنے اور جینے

مین اور کھانے اور پینے مین اور تندرستی اور بیماری مین آسودگی اور خواری مین برابر اور یکسان ہین پس یہہ عالم محل فرق اور امتیاز کا موافق اعمال نیک اور بد کے نہین اللہ تعالے رب العالمین ہی اور صفت رب العالمین کی یہہ ہی کہ پرورش کرنے والا تمام عالم کا ہو خواہ شرک اور معصیت کرین یا عبادت اور طاعت بہر صورت مستحق پانے روزی کے ہین بموجب اس آیت شریف کے وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنی کوئی جاندار نہین ہی زمین مین مگر اللہ کے ذمہ ہی روزی اسکی بلکہ بخلاف اسکے عالم دنیا محل آزمایش اور امتحان ہی دوم عالم برزخ کہ وہ عبارت ہی مرنے سے پھر زندہ ہونے تک اور اس عالم مین بہ نسبت عالم دنیا کے فرق ہی یعنی بعد مرنے کے مومنین اور صالحین ناز و نعمت مین ہون گے اور مشرکین اور مذنبین عذاب اور محنت مین اور نزدیک علماے دین کے عذاب قبر کا اور سوال منکر نکیر کا ہر موتی پر برحق ہی لیکن شہید اور غازی پر یا جو شخص ہر شب کو سورہ ملک یعنی تبارک الذی پڑھتا ہی یا مرض استسقا اور عارضہ اسہال سے مر گیا ہی اسپر عذاب قبر کا نہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو آدمی شب جمعہ کو مرا ہی اسپر نہین ہوگا مگر بقول علما کے حدیث شب جمعہ کی ضعیف ہی اور کیفیت عذاب قبر مین روایات مختلف بہت ہین حدیث شریف مین وارد ہی کہ قبر مین ایک ایک مشرک اور عاصی کے ستر ستر سانپ اور بچھو ہون گے کہ اگر ایک ان مین سے پھونک مارے تمام دنیا جل جاوے پس نزدیک بعض علما کے وہ سانپ اور بچھو قدرت الٰہی سے واسطے عذاب قبر گنہ گارون مین پیدا ہون گے اور بہ اعتقاد بعض علما کے افعال ذمیمہ اور اعمال قبیحہ ان کے سانپ اور بچھو کی صفت ہو کر قبر مین عاصیون کو ایذا

دین گے اور منکر و نکیر دو فرشتے ہین بلند قد مہیب صورت سیاہ رنگ کبود چشم
کہ وہ بعد مرنے کے ہیبت سے سوال کرتے ہین کون ہی رب تیرا اور کون ہی
نبی تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس جس نے یہہ جواب دیا کہ اللہ رب میرا ہی اور محمد
نبی میرے اور اسلام دین میرا پس اُس آدمی سے اصلاً متعرض اور مزاحم نہین ہوتے
بلکہ اُس کو بشارت جنت کی دیتے ہین اور جو کوئی مجیب اُن کے سوال کا نہین ہوتا
اسکو انواع طرح کی اذیت دیتے اور گرز آتشین مارتے ہین اور بقول علمائے
دین کے انبیا علیہم السلام سے بھی منکر نکیر سے بھی سوال کرتے ہین مگر صرف سوال
توحید اور حال امت کا بہ لحاظ اُن کے مراتب کے اور اطفال مومنین سے کہ دنیا مین کلام
نہین کرتے تھے بعد مرنے کے سوال کرین گے حق تعالے اُن کو مثل عیسیٰ علیہ السلام کے
نطق عنایت کرے گا کہ وہ مجیب اُن کے سوال کے ہون گے مگر اطفال مشرکین مین امام
صاحب کو توقف ہی اور جنات مومنین اور مشرکین کو عالم برزخ مین عذاب اور
ثواب ہوگا اور منکر نکیر اُن سے سوال کرین گے لیکن کیفیت اُن کے عذاب
اور ثواب کے غیر معلوم اور عذاب قبر ہی کسی آدمی کو بجز اُن کے کہ بالا ذکر ان کا مرقوم ہی
نجات اور خلاصی نہین اگرچہ اُسکو زمین مین دفن کرین یا آگ مین جلاوین یا پانی
مین بہائین یا جانور درندہ اُسکو کھالیوین عذاب قبر کا ہوگا اور منکر نکیر اُس سے سوال
کرین گے ہرچند کہ عالم برزخ مین عذاب اور ثواب ہی لیکن مثل خواب کے ایک دوسرے
کے حال سے خبر نہین نہ کسی کو کسی آدمی سے ندامت اور پشیمانی سیوم
عالم آخرت کہ وہ مراد ہی وقت زندہ ہونے سے تا دخول نار و جنت اور وہ محل
فرق و امتیاز کا ہی کہ اللہ تعالی تمام مخلوق کو زندہ کرے گا اور جزا اور سزا اعمال نیک

وبد کی دیوے گا اِسواسطے اُس کو روزِ جزا بھی کہتے ہین مفصّل اور مشرح بیان اس کا کیا
جاتا ہی حدیث صحیحہ مین وارد ہی کہ اللہ تعالیٰ ہڈّی پر ہر آدمی کو کہ اُسکو عجب الذنب
کہتے ہین گلنے اور جلنے سے محفوظ رکھے گا جب زندہ کرنا مردون کا منظور ہوگا اُن
پر پانی بحر الحیوان کا برساوے گا اور اوس پانی مین مثل منی مرد کے قوت ہی
پس جسطرح کہ بارش باران سے روئیدگی نباتات کو ہوتی ہی ویسی ہی تاثیر سے اُس
پانی کے اجسام مردون کے ترکیب پاکر درست ہوجاوینگے اور بحر الحیوان
دریا ہی نیچے عرش معلی کے جسوقت قالب مُردون کے بن کر تیار ہونگے تو حضرت
اسرافیل بموجب حکم خدائی تعالیٰ کے سب روحون کو صور مین بند کرکے پھونکین گے
اور اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ قسم ہی تم کو میری عزت اور جلال کی کہ بلا خطا اور غلطی اپنے
اپنے قالب مین داخل ہو پس جسطرح کہ وقت شام کے چڑیان اپنے اپنے
گھونسلون مین جاتی ہین ویسے ہی روحین حکم خدائی تعالیٰ سے داخل اپنے اپنے قالب
مین ہونگے اور ہر ایک آدمی زندہ ہوگا بعد اُسکے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکین گے
کہ تمام آدمی برہنہ اور بے ختنہ اور بے ریش و بروت باموی سر اور دندان موافق شکل
ولادت شکم مادر کے قبرون سے باہر آوینگے مگر قد و قامت ہر ایک کے
موافق سن و سال کے ہونگے اور کسی اعضا مین نقص و قصور واقع نہ ہوگا اول جو کوئی کہ
قبر سے اُٹھے گا ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ہونگے اور بعد جناب کے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام بعد اُنکے اور انبیائے علیہم السلام بعد اولیائے کرام کے صدیقین
پھر شہدا پھر صالحین اور بعد صالحین کے عوام مؤمنین پھر فسّاق اور فجار پھر مشرکین
اور کُفّار قبرون سے باہر آوینگے پھر فرشتے واسطے فرق اور امتیاز کے مؤمنین کو علاوہ

اور مشرکین کو علاحدہ کرینگے اور مؤمنین و موحدین مین ہر پیغمبر کو جدا اور مشرکین مین اہل
مذہب باطلہ کو علیحدہ کرینگے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مؤمنین و موحدین مین دو فریق
ہونگے یعنی مؤمن مطیع کو کہ علیحدہ اور مؤمن عاصی کو جدا کرینگے چنانچہ علامات ونشان
ہر گروہ گنہگاران اور نیک بختان اس باب کے کتب حدیث مین مسطور ہین اور یہہ آیت
شریف بھی دال اس معنی پر ہی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اور جدا ہی جدا ہو جاؤ آج
اے گنہگارو پھر فرشتے سب کو مانند جانورون کے ہانک دینگے میدان محشر کو لیجاوینگے
اسی فریق کو دوسرے کے ساتھہ مختلط اور متفق نہونے دینگے چنانچہ نص شریف سے
ثابت ہی يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا یعنی جس دن پھونکا جاوے گا صور تو آوگے
تم گروہ گروہ ہو کر اور میدان حشر کا ملک شام مین واقع ہوگا اور اس قدر وسعت اور
فراخی میدان حشر کو ہوگی کہ تمام مخلوق اس مین سما جاوے گی اور ہزار برس تک سب
اہل محشر انواع طرح کی اذیت اور مصیبت مین گرفتار رہینگے یعنی آفتاب اسدرجہ قریب
اور نزدیک آجاوے گا کہ پسینہ ہر ایک آدمی کے بدن سے جاری ہوگا کہ انبیا علیہم السلام
کی کف پا تر ہونگے اور شہدا اور صالحین کے ٹخنے اور عوام مؤمنین کی پنڈلی اور فساق
و فجار کی کمر اور سینہ تک پہنچیگا اور کفار و مشرکین کے منہہ اور کان تک کہ بار بار اس مین
ڈوبینگے اور اچھلینگے اور بدرجہ تکلیف ان کو لاحق ہوگی اور واسطے رفع بھوک کے تمام
آدمی خاک زمین میدان محشر کی کھاوینگے روایت مین آیا ہی کہ وہ خاک مانند میدہ
شیرین کے ہوگی اور اللہ تعالے واسطے دفع پیاس مؤمنون کے ہر ایک پیغمبر عالی قدر کو حوض
کوثر عنایت کرے گا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حوض کوثر واحد ہوگا اور اوسمین
نہرین علیحدہ علیحدہ ہونگے کہ امت ہر نبی کی پانی اس نہر کا پیوینگے اور حوض کوثر کہ

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دن قیامت کے ملے گا کہ اللہ تعالی نے دنیا مین وعدہ
اُسکے عطا کا کیا ہے اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی عطا کیا ہم نے تجھکو حوض کوثر کہ مسافت
اُسکی ایک مہینے کی راہ ہوگی اور پانی اُسکا شہد سے شیرین اور دودھ سے سفید اور
بو اُسکی زیادہ مشک و کافور سے ہوگی اور حضرت علی مرتضی ساقی حوض کوثر کے ہونگے پس جو
کوئی آج سیراب محبت اور تشنہ لقا اوس جناب کا نہین مشکل ہے کہ اُسکو فردا پانی حوض کوثر کا دست
حق پرست حضرت امیر سے نصیب ہو بعد اُس اذیت اور مصیبت کے بحال پر ملال حضرت
آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کرینگے کہ تم باپ سب آدمیون کے اور پیغمبر اول ہو درگاہ الہی
مین ہماری شفاعت کرو کہ آج ہم سخت آفت مین گرفتار ہین آدم علیہ السلام کہینگے کہ مین خوف
الہی سے ترسان ہون کہ اللہ تعالی نے مجھکو جنت مین نزدیکی درخت سے منع کیا تھا وَلَا
تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنی پاس نجاؤ تم اس درخت کے کہ ہو جاوگے
گنہگارون سے مین نے باوجود ممانعت کے اُسکو کھایا تم پاس نوح و ابراہیم کے جاؤ کہ وہ
شفاعت تمھاری کرینگے پس وہ نوح علیہ السلام کے پاس آکر درخواست شفاعت
کی کرینگے وہ کہینگے کہ مین خود قہر خدا سے ڈرتا ہون کہ مین نے خلاف مرضی خدا کے
واسطے کنعان کے سوال کیا تھا کہ اللہ تعالی نے میرے حق مین فرمایا وَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ یعنی مت سوال کر مجھ سے جس
چیز کا تجھکو علم نہین مین نصیحت کرتا ہون تجھکو کہ ہو جاوے گا تو جاہلون سے تم پاس ابراہیم کے
جاؤ وہ شفاعت تمھاری کرینگے پس وہ سب آدمی ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین آکر
مستدعی شفاعت کے ہونگے ابراہیم علیہ السلام کہینگے مجھکو خوف ہے کہ چند مقام پر
جھوٹھ یعنی ایہام واقع ہوا ہے تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ شفاعت تمھاری کرینگے

پوشیدہ نہ رہی کہ ابہام عبارت اُس جھوٹھہ سے ہی کہ انبیا علیہم السلام سے بہ تقتضائے
مصلحت سے کے واقع ہوتا ہی آور وہ مانند کذب اور جھوٹھہ عوام کے نھین پھر سب آدمی موسیٰ
علیہ السّلام کے پاس حاضر ہوکر درخواست شفاعت کی کرینگے موسیٰ علیہ السّلام کہین گے
کہ مین نے بغیر حکم خدائے برتر کے ایک قبطی کو گھونسا مارا تھا وہ مرگیا پس مین اب ہیبت
کبریائی سے خایف اور سراسیمہ ہون تم عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ وہ شفاعت
تمھاری کرین گے عیسیٰ علیہ السّلام اُن سے کہین گے کہ اُمت میری مجھکو کبھی خدا اور کبھی
خدا کا بیٹا کہتی تھی پس مین بدرجہ ہراسان ہون تم پاس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے جاؤ وہ شفاعت تمھاری کرین گے الحاصل یہہ سب رسول الوالعزم بجہت شرمندگی
خطا و زلت اپنی کے قدم مبادرت کا میدان شفاعت مین نہ رکھہ سکین گے
پس سب آدمی شفاعت انبیا سے مایوس ہوکر جناب رسالت مآب کے پاس حاضر ہوکر
درخواست شفاعت کرین گے رسول مقبول اُن سے فرماوینگے کہ مین شفاعت تمھاری
کرونگا کہ دن قیامت کے شفاعت گنہ گارون کی حق میرا ہی بموجب شَفَاعَتِی
لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ یعنی شفاعت میری صرف ہی واسطے اہل گناہان کبیرہ کے بیت
بوی شفاعت تو اگر پرتو زند ؛ ابلیس را زظلمت عصیان دہد خلاص ؛ بقول علمائے دین
کے شفاعت حضرت کی عام ہی واسطے تمام عالم کے اور خاص ہی واسطے رہنے والون
مدینہ طیبہ کے اور پڑھنے والون مداومت اور کثرت درود کے اور زیارت کرنے والے
روضہ مقدس کے پس جناب رسالت مآب واسطے شفاعت گنہ گارون کے رفرف
یا براق پر سوار ہوکر روبرو سب اہل محشر کے آسمان کو تشریف لیجاوین گے اور مقام محمود
موعود مین جاکر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرین گے اور مقدار مدت ہفت شبانہ روز کے

مِن المنتہی

سجدہ مین رہین گے چنانچہ نص شریف سے ثابت ہی عسیٰ ان یبعثک ربک
مقاما محمودا یعنی قریب ہی کہ کھڑا کرے تجھکو رب تیرا مقام شفاعت مین پس اللہ تعالے
اُس مقام نور القیام مین تجلی کرے گا رسول مقبول سجدہ سے سر مبارک اٹھا کر حمد و ثنا اللہ
تعالی کی کرین گے اور مستدعی شفاعت گنہگارون کی ہون گے حکم ہوگا کہ اے محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت تیری ہم قبول کرین گے تو اہل محشر کو خبر دے
کہ اللہ تعالے واسطے حساب کے نزول کرتا ہی پس جناب رسالت مآب زمین پر آکر
سب کو یہہ مژدہ سناوین گے **بیت** تا ہست شفیع چون تو صاحب کرمے * کس را
بنود درہمہ آفاق غمے گر رنجہ کنی بہر شفاعت قدمے کار ہمہ عاصیان تو سازی بدمے
بعد ایک عرصہ کے شور و غل ہوگا اور آواز تسبیح کی آوے گی اہل محشر کو احتمال ہوگا کہ اللہ تعالے
تشریف لاتا ہی اور تجلی فرماتا ہی لیکن وہ فرشتے دنیا کے ہون گے کہ زمین پر آکر مقام
تخت رب العالمین سے بہت دور قیام کرین گے پھر فرشتے آسمان دوم کے بہ نسبت
ملائکہ سابقہ کے نزدیک تخت خدائی تعالی سے کھڑے ہون گے اسی طرح فرشتے
ہر آسمان کے مرتبہ بمرتبہ زمین پر آوین گے اور موافق قدر اپنے کے مقیم ہونگے بعد اسکے
ملائکہ عرش معلی کے نزول کرین گے اور قریب تر مقام تخت اللہ تعالے کے کھڑے ہونگے
جب کہ بندوبست اور تزک میدان حشر کا فرشتون سے ہو جاوے گا تو اللہ جل شانہ
نزول فرماوے گا روایت مین آیا ہی کہ قبل نزول اللہ ذو الجلال والاکرام سے
اسرافیل صور پھونکین گے کہ تمام آدمی بیہوش ہو جاوین گے اور سوا موسی علیہ السلام
کے کسی کو تاب دیکھنے تجلی اللہ تعالی کی نہوگی پس آٹھ فرشتے کہ وہ حامل عرش الٰہی
ہین تخت رب العالمین کو کہ عبارت عرش سے ہی صخرہ بیت المقدس مین قائم کرین گے

اور یہ سبب بیہوشی کے کسی آدمی کو کیفیت نزول حق تعالے کی دریافت نہوگی بعد
اُس کے پھر اسرافیل علیہ السّلام بموجب حکم خدائی تعالے کے صُور پھونکین گے کہ سب
ہوش مین آجاوین گے اور پھر کچھہ پردہ اور حجاب عالم غیب اور شہادت مین نہ
رہے گا اور اہل محشر اللہ تعالی کو اور فرشتون کو بھی دیکھین گے اور سوا اوس کے جو پوشیدہ
تھا ظاہر ہوگا اور روشنی شمس و قمر کی بیکار ہوگی اور تمام زمین اور آسمان نور الٰہی سے
منور ہوگا پھر اللہ تعالی فرماوے گا کہ ای بندو جو کچھہ کہ تم نے گناہ دنیا مین کئے ہین ہین
اُس سے آگاہ ہون پس آج تم پر کچھہ ظلم نہین مگر سزا تمھارے اعمال کی پھر اللہ تعالے
واسطے حاضر کرنے بہشت اور دوزخ کے حکم کرے گا فرشتے بموجب حکم کے بہشت کو
جانب راست تخت رب العالمین کے اور دوزخ کو طرف چپ عرش برین کے
حاضر کرین گے ارشاد ہوگا کہ دروازے اُن کے کھولو کہ اہل محشر دیکھین فرشتہ بموجب
حکم کے دروازہ بہشت کے کھولین گے تمام اہل محشر دیکھکر جنّتون کو کمال خوش ہونگے
پوشیدہ نرہے کہ باغ بہشت کے آٹھہ ہین **اوّل** فردوس **دوم**
عدن **سیوم** ماوی **چہارم** دار الخلد **پنجم** دار السّلام **ششم**
دار المقامہ **ہفتم** علیین **ہشتم** نعیم اور دروازہ جنتون کا زر سرخ سے ہوگا اور حلقہ اور
میخین یاقوت اور زمرد اور مروارید سے اور دیوارین خشتی زر اور نقرہ سے اور خاک
جنتون کی مشک و کافور سے اور گھاس اُسکی سنبل اور زعفران سے اور ہر کوشک اُسکی
یاقوت سرخ اور زمرد سبز اور مروارید سپید سے اور کنگرہ اُن کوشکون پر موتی اور الماس سے
اور ہر کوشک مین خانہ بسیار اور خانہ مین حجرہ بیشمار اور ہر حجرہ مین تخت جواہر نگار
اور ہر تخت پر خیمہ زربفت کے اور پردہ زرین مرتب اور فرش دیبا بچھے ہون گے اور نہرین

شیر اور شہد کی اور چشمے رحیق اور سلسبیل اور زنجبیل کے جاری ہوں گے اور گرد اُن
نہروں کے درخت طرح طرح کے اور جانور اُن درختوں پر گوناگوں رنگ کے بیٹھے ہوں گے
اور خوش الحانی سے ندا کرتے ہوں گے پھر فرشتے دروازہ طبقات دوزخ کا کھول دینگے
کہ معائنہ اور مشاہدہ اُسکے سے تمام اہل محشر پر خوف اور ہراس اس درجہ طاری ہوگا کہ بدن
اُن کے کانپنے لگے اور جس کسی نے کہ برابر ستر پیغمبروں کے عبادت اور عمل نیک
کئے ہوں گے وہ جانیگا کہ میں نے واسطے اُس دن کے کچھ نکیا پوشیدہ نرہے کہ طبقات
دوزخ کے سات ہیں اوّل جہنم دوم جحیم سیوم سعیر چہارم
سقر پنجم لظی ششم ہاویہ ہفتم حطمہ اور ہر طبقہ میں مکانات عذاب کے
اور حمیم کہ اُس مکان میں گرمی بدرجہ اتم ہوگی اور غساق کہ اُس میں پیپ اور خون و
علیٰ ہذا القیاس بہت سے مکان واسطے تعذیب گنہگاروں کے طبقات دوزخ میں ہونگے
اور ہر مکان میں انواع انواع اسباب اذیت اور عذاب کے یعنی کسی مکان میں زنجیریں
آگ کی اور کسی مکان میں آگ کے پہاڑ اور دریا آگ کے اور جنگل آگ کے اور سانپ
اور بچھو اور دیگر جانور گزندہ واسطے عذاب مذنبین اور مشرکین کے موجود ہیں روایت صحیحہ میں
وارد ہے کہ دوزخ کے سر اور گردن اور منہ اور آنکھیں ہوں گے اور آگ اُسکی ستر حصہ زیادہ
حرارت آتش دنیا سے ہوگی اور ستر برس کی راہ تک اثر اُسکی حرارت کا پہنچیگا اور آگ
دوزخ کی بہ مجرد کھولنے دروازے کے تمام اہل محشر کو گھیر لیگی رسول مقبول یہ حال امت کا دیکھکر
درگاہ کبریائی میں واسطے دور ہونے اذیت اُمت کے نار جہنم سے عرض کرینگے حکم خدا
ہوگا کہ اے حبیب میرے غبار گیسوئے مشکبار اپنے سے جھاڑ تو امت تیری کو وسیلہ تیرے
حرارت نار جہنم سے نجات پاوے حضرت بموجب حکم کے بال کمال اپنے کو جھاڑینگے

کہ گرد و غبار موئی مبارک جناب کا مثل سحاب یعنے بادل کے درمیان امت کے حائل
ہوگا کہ اصلاً گرمی آتش دوزخ کی امت جناب کو کچھ اذیت نہ دیگی رباعی

الْمِنّۃُ للہ کہ محمد نورست وز نور محمدی دلم مسرورست ؛ فردا بہ ہزار سالہ رہ امت او ؛ از
شعلۂ حرقت جہنم دورست

اور درمیان تعین مکان جنت اور دوزخ کے بہت سے قول ہین نزدیک بعض کے آسمان چہارم پر اور بہ اعتقاد بعض کے ساتون آسمانون کے اوپر ہی اور بروایت اکثر کے دوزخ زمین مین ہی اور بقول اکثر کے بالائے آسمان کے اور اکثر علما کو برخلاف دونون روایت کے تعین مکان نار مین توقف ہی واللہ اعلم بالصواب لیکن قول صحیح یہہ ہی کہ بہشت بالائے آسمان کے زیر عرش ہی اور دوزخ نیچے سات طبقہ زمین کے اور وسعت مین دوزخ اور جنت کے اقوال مختلف بسیار ہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے جَنَّۃٍ عَرْضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنی بہشت کہ چوڑائی اسکی برابر آسمان اور زمین کے ہی اور حقیقت وسعت جنت اور دوزخ کی بجز اللہ تعالے کے کسی کو معلوم نہین مگر مسلمانون کو اعتقاد چاہئے کہ بہشت اور دوزخ حق اور موجود ہی اور جو صفات دوزخ اور بہشت کی حدیث شریف اور قرآن مجید مین وارد ہی فی الحقیقہ یہی صورت اور صفات اُن کی ہی اور درمیان دوزخ اور بہشت کے ایک مکان ہی کہ نام اُس کا اعراف ہی اور نہ راحت اور عشرت مین مثال جنت کے ہی اور نہ مصیبت اور مشقت مین مانند دوزخ کے اگرچہ نص قطعی اور حدیث صحیح سے ہونا مقام اعراف کا ثبوت نہین مگر بعضے بزرگان اسلاف سے منقول ہی کہ اللہ تعالے نے مقام اعراف کو واسطے اطفال مشرکین کے یا واسطے اُن آدمیون کے کہ جن پر پیغمبر نہ مبعوث ہوئے اور نہ کتاب نازل ہوئی یا واسطے جنات کے پیدا کیا ہی اور قرآن مجید مین اسی قدر اللہ تعالی نے فرمایا ہی

۵۹۶۸

وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماهم یعنی اعراف پر ایک لوگ
ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو پیشانی اُن کی سے پھر اللہ تعالی فرشتون کو واسطے وزن
اعمال بندون کے حکم فرماوے گا چنانچہ فرشتے اعمال ہر ایک آدمی کے خواہ مومن ہو خواہ
کافر خواہ مطیع ہو خواہ عاصی میزان مین تولین گے اور وزن کرنے اعمال مین یہہ حکمت ہی
کہ ہر آدمی اپنی نیکی اور بدی پر آگاہ ہو جاوے اگرچہ کیفیت وزن اور میزان مین علماء دین کو
اختلاف ہی اور حقیقت اُسکی بجز اللہ تعالی کے کسی کو معلوم نہین مگر مسلمان کو اس قدر
اعتقاد چاہئے کہ وہ میزان حقیقی ہی اور اُسکے دو پلہ ہین ہر پلہ وسعت مین مقدار آسمان
و زمین کی ہی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ پلے اُس ترازو کے
اس قدر بڑے ہین کہ اگر آسمان و زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہی ایک پلہ مین رکھکر
تولین تو وزن ہو جاوے اور روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ پلہ نیکی میزان کا جانب راست
عرش خدا مقابل جنت کے ہوگا اور پلہ بدی کا بائین طرف عرش برین کے سامنے دوزخ کے
ہوگا ہر چند بقول اکثر علما کے وجود میزان کا ثابت نہین لیکن وزن ہونا اعمال کا بہر صورت
متحقق اور نزدیک بعض علما کے میزان مراد اُس شی سے ہی کہ جس سے مقدار اعمال کی
معلوم ہو جاوے پس بہر حال دن قیامت کے وزن ہونے اعمال بندون مین شک
اور شبہہ نہین اور نزدیک محققین کے وجود حسنات کا نورانی ہوگا اور جسم سیات
ظلمانی اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ اگر وقت وزن اعمال کے پلہ بدی مومن گنہگار کا پلہ
نیکی سے وزنی اور گران ہوگا تو فرشتے موجب حکم اللہ تعالے کے پرچہ کاغذ کا کہ اُسمین کلمہ
طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوگا پلہ نیکی مین اُس مومن کے رکھہ دین گے
کہ برکت سے کلمہ پاک کے وہ پلہ بدرجہ اتم گران اور وزنی پلہ بدی سے ہو جاوے گا اور ایک

روایت مین آیا ہی کہ جو مسلمان درود رسول مقبول پر بھیجتا ہی فرشتے اُسکو بموجب ارشاد کے خزانۂ علیّین مین جمع کرتے ہین دن قیامت کے پلۂ نیکی اُسکی مین رکھ دینگے کہ وہ پلہ بدی سے نہایت بھاری ہو جاوے گا اور علما کو اسمین اختلاف ہی کہ میزان ایک ہی یا متعدد بقول بعض کے میزان واسطے وزن اعمال ہر اُمت کے علیحدہ ہو گی اور بہ اعتقاد بعض عُلما کے میزان واحد ہی واسطے وزن اعمال سب بندون کے اور بروایت بعض کے واسطے ہر قسم اعمال کے میزان جُدا جُدا ہو گی اور نزدیک اکثر علما کے ایک ہی میزان واسطے ہر قسم اعمال کے ہو گی اور جو آدمی کہ گناہون سے محفوظ ہین یعنی اصلا ذنوب اور گُناہ دنیا مین اُن سے نہین ہوئے اعمال اونکے واسطے اظہار شرافت اور عظمت کے وزن ہون گے اور اعمال جن لوگون کے خالی حسنات سے ہون گے واسطے اُنکے ندامت اور پشیمانی کے تولے جاوینگے بعد اُسکے نامۂ اعمال ہر آدمی کو دینگے یعنی مومنین کو پیش رو سے دست راست مین اور کافرون کو پس پشت سے دست چپ مین اور بقول بعض علما کے مومنین مذنبین کو بھی مثل کفار و مشرکین کے بائین ہاتھ مین اعمال نامہ دینگے اور بہ اعتقاد بعض علما کے قبل سزائے اعمال کے اعمال نامۂ مومنین گنہگارون کو دست چپ مین دئے جاوینگے اور بعد خروج نار سے مثل مومنین صالحین کے دست راست مین اور نزدیک اکثر علما کے دینا اعمال نامہ کا دست راست مین مخصوص واسطے مومنین کے ہی خواہ مطیع ہون خواہ عاصی واللہ اعلم بالصواب بمجرد دیکھنے اعمال نامون کے ہر ایک آدمی کو علم اپنے اعمال پر ہو جاوے گا جو کچھ فعل نیک و بد دنیا مین کیا ہی چنانچہ نص شریف سے ثابت ہی عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ یعنی جان لیگا ہر نفس جو کچھ پہلے کیا اور پیچھے چھوڑا روایت مین آیا ہی کہ حق تعالے دن قیامت کے واسطے دریافت اور واقفیت حال نیکی کے ارواح کو روشنی

آفتاب اور مہتاب اور ستارون کی عنایت کریگا پس جسطرح کہ مدد عینک دوربین
سے چشم انسان کی مسافت بعیدسے ہر چیز کو دیکھ لیتی ہی ویسے ہی روز قیامت
کے ارواح قوت روشنی آفتاب اور ماہتاب سے سب حال اپنے معلوم کرلین گے جب
سب مخلوق کو حال نیکی اور بدی اپنی پر اطلاع ہو جاوے گی پس اللہ تعالی موافق مراتب اور
لیاقت ہر ایک کے سوال کریگا چنانچہ فرماتا ہی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ
یعنی نہ پوچھا جاوے گا اُس چیز سے کہ کرتا ہی اور وُہ پوچھے جاوین گے روایت صحیحہ مین
وارد ہی کہ اوّل سوال لوح محفوظ سے ہوگا کہ تو نے تبلیغ علوم کا جبرئیل کو کیونکر کیا اور کون گواہ تیرا
ہی لوح محفوظ ہیبت کبریائی سے کانپنے گی اور عرض کرے گی کہ اسرافیل گواہ میرا ہی تب حسب
حکم کے اسرافیل حاضر ہو کر گواہی دین گے پھر جبرئیل علیہ السلام سے سوال امانت وحی انبیا علیہم
السلام کو ہو گا پھر حق تعالی انبیا علیہم السلام سے حال تعلیم احکام کا امت کو پوچھے گا بعد اسکے
موحدین و مؤمنین سے اللہ تعالی سوال کرے گا بقول علماے دین کے مؤمنین سے عبادات
مین اوّل سوال نماز کا ہو گا اور معاملات مین پہلے سوال خون کا یعنی عبادات مین افضل سب سے
نماز ہی اور معاملات مین بدترین گناہ خون ہی روایت مین آیا ہی کہ حق تعالے روز قیامت
کے بنظر تعلیم اور رحمت عظیم مومنین مذنبین سے ارشاد کرے گا یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ اے آدمی کس چیز نے مغرور کیا تجھ کو اپنے رب کریم سے
گویا لفظ کریم کا اللہ تعالی کی طرف سے تعلیم ہی بندگان مذنب کو یعنی وُہ کہین کہ ہم کو مغرور کیا تیرے
کرم نے چنانچہ منقول ہی کہ کسی شخص نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تم کیا جواب
اُس کا دن قیامت کے دو گے فرمایا حضرت ایسے کہ مین کہونگا غَرَّنِیْ كَرَمُكَ یعنی مغرور
کیا مجھ کو تیرے کرم نے اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غَرَّنِیْ حِلْمُكَ لَوْ اَخَذْتَنِیْ

بالاُولی ما اجترأتُ علی الثانیۃ یعنی مغرور کیا مجھہ کو تیری بردباری نے اگر یا تو مجھہ کو
پہلے گناہ مین جرأت نکرتا مین دوسرے پر بعد سوال مؤمنین کے حق تعالی کفار مشرکین سے
سوال شرک اور معصیت کا کرے گا وہ اپنے افعال قبیحہ اور اعمال ذمیمہ سے انکار کرین گے
اللہ تعالی واسطے سکوت اور ندامت کفار کے گواہ طلب کرے گا چنانچہ زمین اور دن رات
اور سال اور ماہ اور فرشتے اور حضرت آدم علیہ السلام اُن کے شرک معصیت کی گواہی
دین گے کہ بیشک انھون نے یہہ افعال ذمیمہ کئے ہین پھر تمام اعضا اور جوارح اُنکے جدا جدا بولین گے
جسوقت شرک اور عصیان اُن کا گواہون سے ثابت ہوگا نادم اور پشیمان ہوکر کہین گے
کہ الٰہی ہم نے یہہ افعال شرک اور معصیت کے کہنے سے شیطان کے کئے ہین شیطان یہہ سنکر
کہے گا تم جھوٹھے ہو ہرگز تم نے میرے کہنے سے نہ کیا بلکہ اپنے خواہش نفس اور بے عقلی
اور خام طبعی سے کیا ہی مجھہ کو ناحق الزام دیتے ہو اور بدنام کرتے ہو پس جب کفار یہہ تقریر اور
گفت وگو شیطان کی سنین گے کہین گے کہ خداوندا ہم نے فریب مین شیطان کے آکر یہہ
افعال ذمیمہ اور افعال قبیحہ کئے اب تو ہم کو پھر دنیا مین بھیج کہ ہرگز کہنا شیطان کا نمانین گے
اور عمل نیک کرین گے اور مستحق ثواب کے ہونگے رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ اے رب ہمارے دیکھا ہم نے اور سنا ہم نے پس پھر بھیج ہم کو
یعنی دنیا مین کہ ہم کام نیک کرین ہم یقین لانے والے ہین حکم ہوگا اب عذر تمھارا بیجا ہی
ہم نے واسطے ہدایت کے پیغمبر کو بھیجا اور کتاب نازل کی تم نے برخلاف اسکے شرک
اور عصیان کیا پس آج سزا کردار ذمیمہ اپنے کی دیکھو جب حق تعالی ذرہ ذرہ نیکی اور بدی کا
حساب کرے گا چنانچہ فرماتا ہی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ یعنے جو کوئی کرے برابر ذرہ کے بھلائی دیکھہ لے گا اُس کو اور جو کوئی کرے

برابر ذرہ کے بُرائی تو دیکھ لے گا اُس کو تو حکم دے گا کہ ہر ایک آدمی کو پُل صراط کی راہ سے
داخل دوزخ اور بہشت مین کرو فرشتے تمام اہل محشر کو پُل صراط پر لے جاوینگے منقول ہی
کہ جسوقت حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا پل صراط پر تشریف لیجاوینگی اُسوقت تمام اہل محشر کو
حکم ہوگا کہ آنکھین اپنی بند کرو کہ فاطمہ بیٹی رسول مقبول کی پل صراط پر آتی ہی حدیث شریف مین
آیا ہی کہ پل صراط پشت دوزخ پر ہوگا بال سے باریک اور تلوار سے تیز اور مسافت اُسکی
پندرہ ہزار برس کی راہ ہی پانچ ہزار برس تک اُسپر چڑھینگے اور پانچ ہزار برس تک
برابر چلینگے اور پانچ ہزار برس مین اُترینگے لیکن مُسلمان اہل جنت مانند برق تابان اور
ہوائے تند اور گھوڑے تیز رفتار کے حسب تفاوت مراتب کے پُل صراط سے اترکر داخل
بہشت کے ہونگے روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی پہلے پُل صراط سے اُترے گا اور
پہلے دروازہ جنت کا کھولے گا رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے
اور اہل نار یعنی کُفار و گُنہ گار لغزش کھا کر دوزخ مین گر پڑینگے روایت مین آیا ہی کہ ایک
حصہ امت جناب رسالت مآب کی داخل جنت ہونگی اور تین حصہ داخل نار پس
حضرت مُضطر و سراسیمہ ہو کر اُمت اپنی کو ڈھونڈھینگے جیسے ڈھونڈھتی ہی ماں گم
ہوئی اولاد کو **رباعی** شاہے کہ ز حال مفلسان آگاہ ست * چندان کہ گنہ بود شفاعت
خواہ است * توفیق شہادتین کفی باللہ ست * یعنی کہ محمد رسول اللہ ست * پھر حضرت
درگاہ الٰہی اور بارگاہ کبریائی مین جا کر سجدہ کرینگے اور شفاعت گنہگارونکی چاہینگے
اور کہینگے کہ الٰہی تو نے دنیا مین وعدہ میری رضامندی کا فرمایا ہی وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ؕ یعنی قریب ہی کہ عطا کرے گا تجھکو رب تیرا کہ تو راضی
ہوگا پس مین تجھ سے ایفائے وعدہ چاہتا ہون کہ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی کہ کریم جب

جب وعدہ کرتا ہی پورا کرتا ہی حکم ہوگا کہ وعدہ ہمارا سچا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یعنی اللہ تعالی خلاف نہین کرتا ہی وعدہ اور ہم تجھہ کو بموجب وعدے کے راضی کرین گے اور اس قدر گنہگار امت تیری کے بخشین گے کہ تو خوشنود ہوگا **رباعی**

ای روئے تو محراب دل غمناکان — وی دست تو سرمایۂ بر سر خاقان
روزے کہ روند سوئے جنت پاکان — جز تو کہ کند شفاعت ناپاکان

پس مرتبہ اول اللہ تعالی حضرت کی شفاعت سے ایک حصہ گنہگارون کی بخشش کرے گا جناب رسالت مآب فرشتون کو ہمراہ لیجا کر دوزخ سے نکالین گے پھر مرتبہ دوم بارگاہ کبریائی مین آکر سجدہ کرین گے اللہ تعالی بپاس خاطر رسول مقبول کے اپنی رحمت اور عنایت سے ایک حصۂ دیگر امت جناب کو مغفرت کرے گا **بیت**

مائیم پر گناہ تو دریائے رحمتی ٭ جائے کہ فضل تست چہ باشد گناہ ما ٭

پس حضرت تشریف لیجا کر ایک حصہ امت کو نار سے نجات دلاوین گے اور مرتبہ سیوم درگاہ الٰہی مین حاضر ہو کر گریہ و زاری کرین گے اور سر مبارک اپنا سجدے سے نہ اٹھاوین گے اور کہین گے کہ خداوندا مین راضی نہونگا جب تک ایک آدمی بھی امت میری کا دوزخ مین معذب رہیگا اور تا وقتیکہ تمام امت میری داخل بہشت ہوگی مین ہرگز بہشت مین نجاؤن گا یا ان کو ناز و نعمت مین شریک میرا کر یا مجھہ کو رنج اور محن مین شریک انکا حکم ہوگا کہ اے حبیب میرے قدر و منزلت تیری نزدیک میرے بڑھی ہی پس مین نے شفاعت سے تمام گنہگار امت تیری کے بخشے اور گناہ ان کے معاف کئے حضرت یہہ سنکر کمال خوش ہون گے اور کہین گے کہ الٰہی مین راضی ہوا پھر آنجناب دوزخ پر تشریف لیجا کر ایک ایک آدمی کو دوزخ سے نکالین گے **بیت** نکالے سب کو دوزخ سے

جو پیمبر ہو تو ایسا ہو ۔ شفاعت ہو تو ایسی ہو ۔ پیمبر ہو تو ایسا ہو ۔ روایت مین آیا ہی
کہ اولیا اور حافظ اور عالم بھی روز قیامت کے اُن گنہ گارونکو کہ دنیا مین توسل اُن سے
رکھتے ہین شفاعت کرین گے اور منقول ہی کہ دوزخ اُسوقت فریاد کرے گی اور فرشتون
سے کہے گی کہ اُمت محمدی کو جلد نکالو کہ اُن کے نور ایمان سے آگ میری سرد
ہوتی ہی پس کوئی آدمی اُمت جناب کا دوزخ مین باقی نرہے گا فرشتے جمیع
عاصیان اُمت حضرت کو دوزخ سے نکالین گے چنانچہ یہہ حدیث بھی دال اِس معنے
پر ہی مَا مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا بَعْضُهَا فِي النَّارِ وَبَعْضُهَا فِي الْجَنَّةِ اِلَّا اُمَّتِي فَاِنَّهَا كُلُّهَا
فِي الْجَنَّةِ یعنی نہین کوئی اُمت مگر بعض اُن کی سے آگ مین ہون گے اور بعض
اُسکی جنت مین مگر اُمت میری سو وہ تحقیق سب بہشت مین ہون گے لیکن جسقدر
مومن گنہ گار بعد سزاے اعمال کے رحمت اللہ تعالی اور شفاعت جناب رسول اللہ
سے داخل جنت ہون گے واسطے فرق اور امتیاز کے اُن کی گردنون پر داغ سیاہ
ہوگا کہ باعث اُسکے ایک مدت تک جنت مین لقب اُن کا جہنمی رہے گا پھر وہ عرض
کرین گے کہ الٰہی تونے اپنے کرم اور فضل سے نار جہنم سے نجات بخشی اور داخل
جنت کیا اب یہہ علامت دوزخ کہ ہمارے گردنون پر ہی دور کرین اللہ تعالے
اُس داغ سیاہ کو اُن کی گردنون سے دور کرے گا اور یہہ لقب اُنکا موقوف
ہوگا پھر فرشتے موت کو بشکل گوسپند ابلق کے حاضر کرین گے حکم ہوگا کہ اہل بہشت
اور دوزخ کو معاینہ کراؤ پس وہ پہچانین گے کہ یہہ موت ہی پھر موجب حکم کے حضرت
یحیی علیہ السلام اُسکو ذبح کرین گے ارشاد ہوگا کہ اے اہل جنت ناز اور نعمت مین
رہو کہ اب تم کو موت نہین اور اے اہل دوزخ رنج اور محنت مین رہو کہ تم کو اب

موت نہین اہل بہشت یہہ سُنکر خوش ہُون گے اور اہل دوزخ بدرجہ کمال غمگین پھر فرشتے
دروازہ جنت اور دوزخ کو بند کرین گے کہ کوئی باہر نہ آوے گا بقول علمائے دین سے کے
کل مؤمن بہشتی ہین اور کل کافر دوزخی اور مؤمن مطیع بلا حساب جنت مین جا دین گے
اور مؤمن عاصی بعد سزائے اعمال کے اور کافر ہمیشہ نار مین جائین گے اور مؤمن تا سزائے
اعمال کے معذب رہین گے اور اللہ تعالے مالک ہی جس کو چاہے دوزخ مین بھیجے
اور جسکو چاہے جنت مین داخل کرے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
بہیت جسے چاہے دوزخ مین رکھے مدام ؛ جسے چاہے جنت مین دیوے
مقام ؛ وُہی مالک الملک دنیا و دین ؛ ہی قبضہ مین اُسکے زمان و زمین
اللہ تعالی اپنی رحمت اور عنایات سے تمام مؤمنین اور مؤمنات اور مُسلمین اور
مُسلمات خصوص اس عاصی ہیچمدان محمد حسن رضا خان کو عذاب دوزخ سے نجات
بخشے اور داخل بہشت کرے اِلٰهِی اِنِّی عَبْدُكَ الْمُذْنِبُ الْمُجْرِمُ الْمُخْطِی اَجِرْنَا مِنَ
النَّارِ یَا مُجِیْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَرْحَمْنِیْ فَاَنْتَ اَهْلٌ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنَا اَهْلٌ یَا اَهْلَ
التَّقْوٰی وَیَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ وَیَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ
یعنی الٰہی مین بندہ تیرا گنہ گار اہل جرم خطا وار ہون بچا مجھہ کو آگ سے اے
بچانے والے بار خدایا اگر تو رحم کرے مجھ پر تو تو سزاوار ہی اور اگر عذاب کرے
تو مجھہ کو تو مین لایق ہون اے پرہیز گاری قبول کرنے والے اور اے صاحب بخشش اور
اے سب مہربانون سے زیادہ تر مہربان اور اے بہترین آمرزگار بس ہی مجھہ کو
اللہ اور خوب کارساز ہی خوب خداوند ہی اور خوب مددگار اور درود

ہو اللہ تعالی کا اور بہترین مخلوقات اسکے کے محمد ہین اور آل ان کی اور اصحاب انکے اوپر سب تمت

فایدہ سید الاستغفار کا

واضح ہو کہ جو کوئی صبح و شام وردا پنا گردانے ثواب بے حساب پاوے اور جنت مین بے عتاب جاوے چنانچہ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مشکوٰۃ شریف مین وارد ہی شاہد اسکا ہی کہ جو شخص اس استغفار کو دن کے وقت پڑھے درحالیکہ یقین کرنے والا ہو پس مرگیا اس دن قبل شام ہونیکے پس وہ اہل جنت سے ہی اور جو شخص کہ پڑھے اوسکو رات کے وقت درحالیکہ وہ یقین کرنیوالا ہو پس مرگیا آگے صبح ہونیکے پس وہ اہل جنت سے ہی **ف** اب لازم ہی ہر ہر مسلمان و عورتنکو کہ اس استغفار کا صبح و شام ورد کرے اور اپنے بچونکو بھی سکھاوے اور پڑھنے کی عادت ڈالے کہ قبل سونے کے اور بعد اٹھنے کے ایک بار سچے اعتقاد سے پڑھ لیا کرے فقط

سید الاستغفار یہہ ہی

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

الحمد للہ والمنہ کہ اس ایام خجستہ فرجام مین یہہ کتاب سعادت انتساب تحفہ اہل ایمان و ایقان یعنے عین الایمان ساتھ حسن اہتمام مقبول بارگاہ کریم جناب قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب و جناب نور الدین بن جیوا خان صاحب کے بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری علی کو مطبع حیدری واقع بمبئی مین مطبوع طبایع جہانیان ہوئی فقط

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کیفیت نامہ

مطبع عثمانیہ

۱- ادارہ کی مجلس [illegible] مجلس [illegible]

۲- [illegible] صاحب [illegible] کتابیں [illegible]

۳- [illegible] کتابیں [illegible] چھپ [illegible]

۴- [illegible] کتابیں [illegible] کیا جائے [illegible]

۵- [illegible] کتابیں [illegible]

۶- [illegible] کتابیں [illegible] نشان [illegible]

۷- [illegible]

۸- [illegible] کتابیں [illegible]